ماہنامہ
سیدھا راستہ لاہور

مسلسل اشاعت کا تینتیسواں سال

جلد نمبر 33 شمارہ نمبر 15 ۔ 1444ھ ۔ 2022

اللہ ﷻ کا قرب عبادت کی کثرت میں

خاتم النبیین حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا" کہ اللہ تبارک وتعالی ﷻ ارشاد مقدس فرماتا ہے: "جن عبادتوں سے بندہ میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں کوئی عبادت اس سے زیادہ پسند نہیں جو میں نے اس پر فرض کی' فرائض کے بعد نوافل کی کثرت سے میرا قرب حاصل کرتا ہے حتی کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔"

صحیح بخاری حدیث نمبر 6502

فیضِ نگینہ جاری رہے گا

بفیضانِ نظر

منیر احمد یوسفی

خادمِ اسلام

بشیر احمد یوسفی

خادمِ اسلام

خلیل احمد یوسفی

FACEBOOK

NAGINA TV

ہیڈ آفس

جامع مسجد نگینہ

A-977 بلاک B-III گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور

0313-3333777

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتا

جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق

480 بلاک گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور

0300-4274936

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ — مجھے دین اسلام سے پیار ہے

دین حنیف کا ترجمان

ماھنامہ

سیدھا راستہ

لاہور

عقائد کی پختگی اور اعمال کی درستگی کے لئے عام فہم اور آسان سلیس اردو

بیسیوں حوالہ جات سے مزین، دور جدید میں منفرد حیثیت کا حامل

مسلسل اشاعت کا تینتیسواں سال

رکن کونسل آف جرائد اہلسنت پاکستان

بیادگار

پیر طریقت رہبر شریعت

زبدۃ العارفین، پیکر ایثار ووفا، فنافی الرسول

ابن علم لدنی، قطب جلی، نائب غوث الثقلین منظور نظر داتا گنج بخش

حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی نگینہ

نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی

قدس سرہ العزیز

مجمع انوار تجلیات پیر طریقت صاحبزادہ حاجی محمد اللہ دتہ یوسفی زمزم

منیر احمد یوسفی

مجمع انوار تجلیات پیر طریقت صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی

ناظم اعلیٰ: مجمع انوار تجلیات پیر طریقت صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ پنڈی گوجراں شریف تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

بانی: صوفی باصفا قطب جلی پیر طریقت رہبر شریعت سراج الطریقت زبدۃ العارفین پیکر ایثار ووفا فنافی الرسول المعروف کے لقب صوفی

مفسر قرآن، شیخ الحدیث مُنیر احمد یوسفی

سرپرست اعلیٰ: بشیر احمد یوسفی

مدیر اعلیٰ: خادم دین اسلام خلیل احمد یوسفی

مدیران معاون: مفتی آصف علی یوسفی، مفتی رضوان انور یوسفی، مفتی اعجاز احمد یوسفی، ام معاذہ فاطمہ یوسف

مینجنگ ایڈیٹر: رشید احمد یوسفی، عظیم احمد یوسفی

پیر طریقت شیخ فہد احمد یوسفی، حافظ ظفر احمد یوسفی

سالانہ ممبر شپ فیس (اندرون وبیرون ملک) — روپے

الجزائر، ایران، ترکی، عراق	2500
عرب امارات وسعودی عرب	2500
انگلینڈ	3500
کینیڈا، امریکہ	3500
پاکستان	500

حسن ترتیب

1	حمد باری تعالیٰ و وہ کمال حسن حضور ﷺ ہے۔	3
2	اداریہ۔	4
3	تفسیر یوسفی۔	6
4	برکات الاعداد فی آیات بینات۔	11
5	شَرُّ النَّاسِ وَخَیْرُ النَّاسِ۔	14
6	اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۔	19
7	دارالافتاء یوسفیہ۔	25
8	حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ۔	31
9	امثال القرآن۔	41
10	یَدْعُوْنَ تَدْعُوْنَ۔	43

زیر انتظام: صاحبزادہ والا شان محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی و یوسفی برادران

لیگل ایڈوائزر: محمد اعظم طاہر ہاشمی یوسفی

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتا: ایڈیٹر ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' 480 بلاک (I-) گجر پورہ (چائنہ سکیم) لاہور

متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق 0300-4274936

ڈرافٹ اور چیک کے لئے خلیل احمد یوسفی اکاؤنٹ نمبر PK13MEZN0002860102868150 میزان بینک لاہور

پبلیشر خلیل احمد یوسفی نے ناصر شہزاد پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق 480 بلاک (I-) گجر پورہ (چائنہ سکیم) لاہور سے شائع کیا

قیمت فی شمارہ 50 روپے

ویب سائٹ: http://www.seedharastah.com

ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com

http://www.nagina.tv 0313-3333777

کمپوزنگ: ابوبکر کمپیوٹر سینٹر 480 بلاک (I-) گجر پورہ (چائنہ سکیم) لاہور

خدا (عزّوجلّ) دے واسطے حمداں تمامی

ازقلم: شیخ طریقت حضرت حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

خُدا دے واسطے حمداں تمامی
خُدا دا سب توں اُچّا نامِ نامی

اُوہ ہر ذرّے دا ہے مالک تے خالق
میں کیہ دسّاں اُوہدی ارفع مقامی

خدا رازق حقیقی ساریاں دا
ہے کوئی خاص تے بھاویں ہے عامی

ہے ازلوں ابد تیکر اُس دی شاہی
قدیمی شان ہے اُوہدی دوامی

شریک اُوہدا کوئی شے جو بناوے
اُوہ ہے بدبخت تے مشرک حرامی

نبی مُرسل تے بھاویں اُولیاء نے
خدا وَلّوں نے ایہہ سارے پیامی

اُوہدے ہی فضل تھیں ملیاں زباناں
تے بخشی اُوسے نے ہے خوش کلامی

کدی وی اُوہ نئیں ڈردے کِسے توں
خدا جنّھاں دا ہے ناصر تے حامی

قلم ہوون جے رُکھ سیاہی سمندر
ختم نہ ہو سکے شانِ گرامی!

ایہہ ہے فرمان یوسفؔ میرے ربّ دا
کرو سارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دی غُلامی

وہ کمال حسن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

ازقلم: مجددِ دین اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

وہ کمالِ حسنِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ گمان ، نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دُور ہے یہی شمع ہے کہ دُھواں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

بخدا خدا کا یہی ہے دَر نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہی آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

وہی نُورِ حق وہی ظلِ رَب ہے اُنہیں سے سب ہے اُنہیں کا سب
نہیں اُن کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

سرِ عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

کروں مدحِ اہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اِس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

مجھے دینِ اِسلام سے پیار ہے

اداریہ

ہمارا رویہ، 14 اگست اور پاکستان کی خوشی کا انداز

گزشتہ دنوں حسبِ روایت اِس سال بھی 14 اگست کو ملک بھر میں 75 واں یوم آزادی منایا گیا۔ سرکاری اداروں، سکولوں اور کالجوں میں تقریبات کا انعقاد کیا گیا جس سے دُنیا بھر میں پاکستان کا چہرہ نمایاں ہوا۔ بے شک آزادی ایک بہت بڑی نعمت ہے اور آزادی کا دن منا کر ہی قومیں اپنے زندہ ہونے کا ثبوت دیتی ہیں۔ لیکن سوچنے کی بات ہے کہ جس طرح ہم یوم آزادی مناتے ہیں کیا ہمارا طرزِ عمل اِس کے شایانِ شان ہے؟

14 اگست دُنیا کی اِس عظیم جدوجہد کا نام ہے جس کا خواب ڈاکٹر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا اور حضرت قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے اس خواب کو شرمندۂ تعبیر کیا۔ اُن کے نزدیک قیام پاکستان کا مقصد محض یہود و نصاریٰ سے نجات حاصل کرنا نہیں تھا بلکہ وہ اَلگ ایک ایسی اِسلامی ریاست قائم کرنا چاہتے تھے جہاں مسلمان اپنی مذہبی، معاشرتی اور تہذیبی زندگی اِسلامی تعلیمات اور روایات کے مطابق آزادانہ طور پر گزار سکیں۔ ذہن میں رہے کہ قیام پاکستان کی بنیاد پاکستان کا مطلب کیا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے نعرہ مستانہ پر رکھی گئی تھی جس کا مقصد و منشاء ہی یہ تھا کہ ہندوؤں اور انگریزوں سے نجات حاصل کرنے کے بعد اِس خطۂ اَرضی پر قرآن مجید اور سُنّت مبارکہ کی روشنی میں نظامِ شریعت نافذ العمل ہوگا۔ لہٰذا بانیانِ پاکستان نے اِس مملکت خداداد کا نام ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' تجویز کیا اور آئین پاکستان میں واضح طور پر درج کیا کہ پاکستان میں اِسلامی نظام حکومت رائج ہوگا۔ ملک میں قرآن مجید اور سُنّت مبارکہ کی مطابقت میں اِسلامی قوانین نافذ العمل ہوں گے اور رائج غیر اِسلامی قوانین کو بتدریج اِسلامی تعلیمات کے مطابق تبدیل کیا جائے گا۔ لیکن افسوس کہ 75 سال کا طویل عرصہ گزرنے کے بعد بھی اَوّل تو اِسلامی قوانین کی ترویج و تدوین کی کوئی کوشش ہی نہیں کی گئی اور اگر کسی نہج پر تھوڑی بہت اِس معاملہ میں ہلچل ہوئی بھی ہے تو اِسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت کی طرف سے مزاحمتی طرزِ عمل سامنے آیا جیسا کہ بلاسود بنکاری کے معاملہ میں گذشتہ 22/20 سال سے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلوں کے خلاف حکومت خوامخواہ اپیلیں دائر کرتے ہوئے ان پر عمل کرنے سے گریزاں رہی ہے۔ اِسی طرح ملک میں شراب نوشی اور شراب کی خرید و فروخت کی محض اِس لئے اِجازت ہے کہ اِس سے حکومت کو آمدن ہوتی ہے اور پھر طُرفہ تماشا کہ یوم آزادی کو یوم تشکر کے طور پر منانے کی بجائے حکومت نے کنوینشن سنٹر اِسلام آباد میں بظاہر پاکستان کی ثقافت کو نمایاں کرنے کے لئے ''کلچرل شو'' کے نام پر رقص و سرور کی اَیسی محفل منعقد کی جس میں پاکستان کی اِسلامی تہذیبی و ثقافت کی بجائے لچر اور بیہودہ قسم کی اُچھل کود کا خوب مظاہرہ کیا گیا اور حیران کن طور پر حکومتی سطح کے تمام معززین، نام نہاد علماء اور شرفاء بشمول مرد و زن دادِ عیش دینے کے لئے موجود تھے لیکن کسی ایک نے بھی اِس غیر شرعی اور غیر اَخلاقی حرکت کی مذمت نہیں کی۔ نہ جانے اَیسی بیہودہ محفل کے انعقاد سے پاکستان کا کونسا روشن چہرہ دُنیا کو دکھانا مقصود تھا۔ اِس سے ملک میں نظام اِسلام کے نفاذ بارے حکومت کی غیر سنجیدگی کا اَندازہ لگانا مشکل نہیں کہ حکومت کی اِس مذموم سُنّت کی پیروی میں وفاقی حکومت کے زیر کنٹرول محکمہ ریلوے کے زیر انتظام چلنے والی ٹرین ''بہاؤالدین زکریا ایکسپریس'' کی انتظامیہ نے بھی ٹرین کی ڈائننگ کار میں اِسی طرح کی حیاء باختہ اُچھل کود کی

تقریب منعقد کر کے یوم آزادی منانے اور حب الوطنی کا خوب مظاہرہ کیا۔ شاید اِسی تناظر میں کسی نے کہا تھا۔

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

قارئین کرام! کیا پاکستان اَیسی خرافات کے لئے حاصل کیا تھا' کیا بانیانِ پاکستان کی سوچ اور جدوجہد آزادی کا حق اَدا ہو گیا ہے۔ اِسلامیان پاکستان نے اِس سرزمین کے لئے اَن گنت قربانیاں دی تھیں اور اسے ایک اِسلامی اور فلاحی ریاست بنانا مقصود تھا مگر اِتنا عرصہ گزرنے کے بعد بھی اِسلام نافذ کر سکے اور نہ یہاں فلاحی معاشرہ تشکیل دے سکے نتیجتاً آج پاکستان میں اِسلام کی جگہ لبرل اَزم فروغ پذیر ہے۔ ''میرا جسم میری مرضی'' کے بیہودہ نعرے لگ رہے ہیں۔ فلاحی مملکت درحقیقت لوٹ کھسوٹ' کرپشن' منی لانڈرنگ اور چوری ڈکیتی کا عملی نمونہ بن کر رہ گئی ہے۔

پاکستان کے موجودہ حالات دیکھ کر نہایت دُکھ اور مایوسی ہوتی ہے کہ لاکھوں جانوں کی قربانیوں کے بعد حاصل ہوئے پاکستان کی ہم حفاظت بھی نہیں کر سکے اور آدھا ملک آپس کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے گنوا دیا ہے۔ یہ کتنی دلخراش حقیقت ہے اور کیا کوئی سوچ سکتا ہے کہ قدرتی / معدنی وسائل سے مالا مال ایٹمی قوت کا حامل بائیس کروڑ مسلمانوں کا ملک خدانخواستہ چند ماہ میں دیوالیہ ہونے کے قریب پہنچ جائے گا۔ ہر باشعور پاکستانی سوچنے پر مجبور ہے کہ آخر اَیسی کون سی وجوہات تھیں کہ پاکستان اِس صورتحال سے دوچار ہو گیا ہے۔ ہمارے ساتھ آزاد ہونے والا بھارت ہم سے بہت آگے نکل گیا ہے۔ ہمارا مشرقی بازو الگ ہونے کے بعد بنگلہ دیش کی صورت میں ہم سے بہت بہتر پوزیشن میں ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے اور چین جو ہم سے بعد میں آزادی کی نعمت سے بہرہ ور ہوا وہ آج دُنیا کی سپر پاور بن رہا ہے۔ ایک ہم ہیں کہ ترقی معکوس کا شکار ہیں۔

زندہ قومیں اپنی قسمت کے فیصلے خود کرتی ہیں' وہ کسی غیبی طاقت کا اِنتظار نہیں کرتیں لیکن بدقسمتی سے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا اِدراک اور طاقت کا احساس 75 سال گزر جانے کے بعد بھی نہیں ہو سکا اور آج بھی ہمارا ریموٹ کنٹرول کسی اور کے ہاتھ میں ہے۔ عوام نے جنہیں مسیحا سمجھ کر مسند اقتدار پر بٹھایا وہ سب کے سب کرسی کے لالچی' اقتدار کے بھوکے اور بددیانت نکلے۔ حب الوطنی اور قوم کے دَرد میں ٹسوے بہاتے ہوئے زمین و آسمان کے قلابے تو خوب ملاتے ہیں لیکن اپنے معمولی مفادات کی خاطر ضمیر فروشی کے تاجر بن کر قومی غیرت وحمیت کا جنازہ نکالنے سے قطعاً گریز نہیں کرتے۔ حکمرانوں کے ہاتھوں لٹتے لٹتے عوام تہی دامن ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے دو وقت کی روٹی مسئلہ بن چکی ہے ملک میں حالیہ معاشی اور سیاسی اِنتشار اَیسے ضمیر فروش اور کرپٹ سیاستدانوں کی وجہ سے برپا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے پاکستان کو اَیسے کرپٹ سیاستدانوں سے نجات عطا کرتے ہوئے وطن پاک کو اندرونی وبیرونی شرپسندوں سے محفوظ رکھے اور ملک میں قرآن پاک اور سُنّت مبارکہ کا نظام قائم ہو۔ آمین!

(صفر المظفر میں آسمان سے کسی قسم کی کوئی بلاء نہیں اُترتی اور نہ ہی کوئی شادی کرنا باعث تکلیف ہے اور نہ ہی اِس ماہ میں کوئی نیا کام کرنے سے اَنجام کار میں خرابی ہوتی ہے بلکہ دوسرے مہینوں کی طرح خیر وعافیت سے مکمل ہوتا ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ

تفسیرِ یوسفی

افادات: پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علم لدنی نیر اوجِ شرافت زبدۃ العارفین منظورِ نظر داتا گنج بخش حضرت قبلہ علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

خاک نشین: صوفی باصفا قطب علی پیرِ طریقت رہبرِ شریعت نیر اوجِ شرافت زبدۃ العارفین پیکرِ ایثار و وفا فنافی الرسول حضرت قبلہ عابد مولانا الحاج منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

مرتب: غلیل احمد یوسفی

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہٖ واصحابہٖ اجمعین ابدًا

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا ضَرَبۡتُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ فَتَبَیَّنُوۡا وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ اَلۡقٰۤی اِلَیۡکُمُ السَّلٰمَ لَسۡتَ مُؤۡمِنًا تَبۡتَغُوۡنَ عَرَضَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۫ فَعِنۡدَ اللّٰہِ مَغَانِمُ کَثِیۡرَۃٌ ؕ کَذٰلِکَ کُنۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیۡکُمۡ فَتَبَیَّنُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرًا ○ (النسآء:94) ''اے ایمان والو جب تم جہاد کو چلو تو تحقیق کر لو اور جو تمہیں سلام کرے اُس سے یہ نہ کہو کہ تُو مسلمان نہیں تم جیتی دُنیا کا اَسباب چاہتے ہو تو اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلّ سلطانہٗ) کے پاس بہترین غنیمتیں ہیں پہلے تم بھی اَیسے ہی تھے پھر اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلّ شانہٗ) نے تم پر احسان کیا تو تم پر تحقیق کرنا لازم ہے بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم) کو تمہارے کاموں کی خبر ہے''۔

شانِ نزول:

یہ آیت مبارکہ حضرت سیّدنا مرداس بن نہیک رضی اللہ عنہ جو اہل فدک میں سے تھے اُن کے حق میں نازل ہوئی۔ اپنی قوم میں صرف یہی مسلمان ہوئے اور اُن کی باقی برادری اَبھی تک مشرف بہ اِسلام نہ ہوئی تھی۔ خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جس کے اَمیر حضرت سیّدنا غالب بن فضالہ اللیثی رضی اللہ عنہ تھے تاکہ اُن لوگوں سے جہاد کریں۔ جب یہ لشکر وہاں پہنچا تو یہ لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ کر بھاگ نکلے لیکن حضرت سیّدنا مرداس بن نہیک رضی اللہ عنہ' اِس ارادہ پر کہ مَیں مسلمان ہوں مجھے یہ لوگ کچھ نہیں کہیں گے' جب لشکر کے اَفراد فدک کے قریب پہنچے تو جاتے ہی نعرہ تکبیر بلند کیا۔ حضرت سیّدنا مرداس بن نہیک رضی اللہ عنہ نے بھی جوابی نعرہ کہا اور وہ اُس وقت پہاڑ کی چوٹی میں تھے اور آپ کے ہاں بکریوں کا ریوڑ تھا وہ اہلِ اِسلام کو دیکھتے ہی خوشی سے بکریاں لے کر نیچے اُتر آئے اور کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ اور انہیں اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ بھی کہا۔ لیکن اِس کے باوجود حضرت سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے انہیں شہید کر کے اُن کی بکریاں لے کر شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اَقدس میں پہنچے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تمام ماجرا سنایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واقعہ سن کر نہایت غمگین ہوئے اور فرمایا کہ تم نے اسے ارادۃً اور قصداً شہید کیا ہے صرف اِس نیت پر کہ اُس کی بکریاں ہاتھ لگ جائیں حالانکہ تم سن رہے تھے کہ وہ پڑھتا تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ حضرت سیّدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ خوف کے مارے کلمہ پڑھ رہا تھا۔ اُس کے دل کی نیت نہیں تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ اُس نے تلوار کے خوف سے کلمہ پڑھا۔ امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: هَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ فَنَظَرْتَ قَلْبَهٗ اَصَادِقٌ هُوَ اَمْ كَاذِبٌ ''کیا تم نے اُس کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ وہ سچا تھا یا جھوٹا''۔ [1]

---

[1] تفسیر بغوی جلد 2 ص 268 تحت الآیۃ النسآء 94۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: مسلمانوں میں سے کچھ لوگ ایک آدمی کو ملے جس کے پاس اپنی بکریاں تھیں۔ اُس نے مسلمانوں کو کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ مسلمانوں نے اُسے قتل کر دیا اور اُس کی بکریاں قبضے میں لے لیں تو یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔ 2

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: بنوسلیم کا ایک آدمی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے پاس سے گزرا جو اپنا ریوڑ ہانک کر لے جا رہا تھا۔ اُس آدمی نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سلام کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا اُس نے سلام محض اِس لئے کیا ہے تا کہ ہم سے اپنا بچاؤ کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اُس پر حملہ کیا اور قتل کر دیا اور ریوڑ حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی خدمت اَقدس میں لے آئے تو یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔ 3

حضرت سیّدنا عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اضم کی طرف بھیجا۔ مَیں مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ نکلا جبکہ ان میں حرث بن ربعی' ابوقتادہ' محلم بن جثامہ بن قیس لیثی (رضی اللہ عنہم) تھے۔ ہم چلے ہم وادی اضم میں پہنچے تو ہمارے پاس سے عامر بن اضبط اشجعی اپنے اُونٹ پر گزرا' اُس کے ساتھ اپنا سامان اور دودھ کا برتن تھا۔ جب وہ ہمارے پاس سے گزرا تو اُس نے اِسلام کے طریقہ کے مطابق ہمیں سلام کیا۔ ہم اُس سے رُک گئے جبکہ محلم بن جثامہ نے اُس سے باہمی ناراضگی کی وجہ سے اُس پر حملہ کر دیا' اسے قتل کر دیا' اُس کا اُونٹ اور سامان لے لیا۔ جب ہم سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوئے اور تمام واقعہ بیان کیا تو ہمارے بارے میں قرآن حکیم نازل ہوا۔ 4

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے محلم بن جثامہ رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر میں بھیجا انہیں عامر بن اضبط ملا اسلام کے مطابق انہیں سلام کیا۔ محلم اور عامر کے درمیان دَورِ جاہلیت کی ناراضگی تھی۔ محلم نے عامر کو تیر مارا اور اُسے قتل کر دیا۔ اس بات کی خبر سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ پہنچی۔ محلم دو چادروں میں سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوا اور آپ سرکار ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا تا کہ آپ ﷺ اُس کے لئے دُعائے مغفرت فرمائیں۔ سرورِکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ (تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم) تجھے نہ بخشے۔ محلم اُٹھا اپنی چادر سے آنسو صاف کر رہا تھا۔ اَبھی کچھ وقت بھی نہ گزرا تھا کہ وہ مر گیا۔ لوگوں نے اسے دفن کیا۔ زمین نے اسے باہر پھینک دیا۔ لوگ سیّد کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوئے اور اِس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: زمین تو تمہارے صاحب سے بھی زیادہ بُرے لوگوں کو قبول کر لیتی ہے لیکن اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود) نے تمہیں نصیحت کرنا چاہی ہے پھر لوگوں نے اسے ایک پہاڑ میں پھینکا اور اوپر پتھر ڈال دیئے تو یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ 5

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ایک چھوٹا لشکر بھیجا جس میں حضرت سیّدنا مقداد بن اَسود رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جب وہ دشمن قوم کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ سب اِدھر اُدھر بھاگ چکے ہیں۔ صرف ایک آدمی باقی ہے جس کے پاس کثیر مال (جانور) تھا۔ وہ اپنی بستی میں ہی رہا۔ اُس نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ حضرت سیّدنا مقداد رضی اللہ عنہ اُس کی طرف بڑھے اور قتل کر دیا۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ نے اَیسے

---

2 تفسیر عبدالرزاق حدیث 625' تفسیر طبری جلد 9 ص 75' درمنثور جلد 2 ص 632۔ 3 مسند احمد حدیث 2023' درمنثور جلد 2 ص 632۔ 4 معجم الصحابہ للبغوی حدیث 1654' التفسیر المظہری جلد 2 ص 200۔ 5 البدایۃ والنہایۃ جلد 4 ص 257' درمنثور جلد 2 ص 633۔

آدمی کو قتل کر دیا ہے جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی شہادت دیتا ہے' اللہ کی قسم! مَیں اِس کا ذکر سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کروں گا۔ جب وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوئے' عرض کیا' یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ایک آدمی نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی شہادت دی تو مقداد (رضی اللہ عنہ) نے اسے قتل کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مقداد (رضی اللہ عنہ) کو میرے پاس بلا لاؤ' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے مقداد تو نے اُس آدمی کو قتل کر دیا ہے جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے کل قیامت کے روز تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا کیا جواب دے گا تو اللہ (تبارک وتعالیٰ احکم الحاکمین) نے اِس آیت مبارکہ کو نازل فرمایا۔ خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا مقداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: وہ مومن آدمی تھا جو اپنی کافر قوم کے سامنے اِیمان کو چھپاتا تھا اُس نے اپنے اِیمان کو ظاہر کیا تو تُو نے اسے قتل کر دیا تُو بھی تو مکہ مکرمہ میں اپنا اِیمان چھپاتا تھا۔ 6

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی اِسلام کا اظہار کرتا اللہ تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم اور اُس کے پیارے محبوب آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اِیمان رکھتا اور وہ اپنی قوم میں رہتا جب اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا لشکر آتا تو اپنے قبیلہ کو اُس کے بارے میں آگاہ کرتا وہ مومنوں سے نہ ڈرتا کیونکہ وہ اُن کے دین پر ہوتا یہاں تک کہ اِنہیں ملتا اور اِنہیں سلام کرتا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے تُو مومن نہیں جبکہ اُس نے اِنہیں سلام کیا ہوتا تو اس کے باوجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے قتل کر دیا اللہ تبارک وتعالیٰ غفور ورحیم نے یہ آیتِ مبارک نازل فرمائی۔ فرمایا: تم اسے اِس لئے قتل کرتے ہو کہ اِس کا وہ مال تم پر حلال ہو جائے جو اُس کے پاس ہے یہ سامان دُنیاوی زندگی کا سامان ہے جبکہ میرے پاس بہت زیادہ غنیمتیں ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ ارحم الراحمین کا فضل تلاش کرو۔ یہ وہ آدمی تھا جس کا نام مرداس تھا' اس کی قوم قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لشکر کی وجہ سے بھاگ گئی' اس لشکر میں بنولیث کا ایک آدمی تھا جس کا نام قلیب تھا۔ جب گھڑسوار دستہ پہنچا تو اس نے دستہ کو سلام کیا تو دستہ نے اسے قتل کر دیا۔ سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مقتول کے وارثوں کے لئے دیت کا حکم دیا اور اُن کا مال اُنہیں واپس کر دیا اور مومنوں کو اس قسم کا عمل کرنے سے منع کر دیا۔ 7

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم راستہ تلاش کر رہے تھے کہ دشمنوں کے کچھ لوگوں سے ملے۔ مسلمانوں نے اُن پر حملہ کر دیا اور اُنہیں بھگا دیا۔ ایک آدمی بھاگ کھڑا ہوا۔ ایک مسلمان سامان کے اِرادہ سے اُس کے پیچھے ہو لیا۔ نیزے کا وار کرنے لگا تو اس آدمی نے کہا مَیں مسلمان ہوں۔ مَیں مسلمان ہوں اُس مسلمان نے اسے نیزہ گھونپ دیا اور اُسے قتل کر دیا اور سامان لے لیا۔ یہ واقعہ سیّد الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اَقدس میں پیش کیا گیا۔ آپ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قاتل سے فرمایا کیا تُو نے اُسے اِس کے بعد قتل کیا جبکہ اُس نے کہا مَیں مسلمان ہوں۔ اس نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) اُس نے صرف جان بچانے کے لئے یہ کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تُو نے اس کا دِل کیوں نہیں چیر لیا۔ اس نے عرض کی کس کے لئے دِل چیرتا۔ آپ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تُو جان لیتا کہ وہ سچا ہے یا جھوٹا ہے۔ اس نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) کیا مَیں جان سکتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اس کی زبان بتا رہی تھی۔ اس کی زبان بتا رہی تھی قاتل اسی طرح رہا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ اس کے ساتھیوں نے اس کے لئے قبر کھود لی۔ اسے قبر میں رکھا تو زمین نے اسے باہر پھینک دیا۔ انہوں نے دوبارہ اس کی قبر کھود دی۔ اَگلی صبح کیا

---

6 مسند بزار حدیث 5127' **المعجم الکبیر للطبرانی** حدیث 12379' تاریخ دمشق جلد 60 ص 171' مجمع الزوائد حدیث 10943' درمنثور جلد 2 ص 633۔ 7 درمنثور جلد 2 ص 634۔

دیکھتے ہیں کہ زمین نے اسے قبر سے باہر ایک جانب پھینک دیا ہے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مَیں یہ نہیں جانتا کہ نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا کہا اسے دو دفعہ دفن کیا تھا یا تین دفعہ ہر دفعہ زمین اسے قبول نہیں کرتی تھی۔ جب ہم نے دیکھا کہ زمین اسے قبول نہیں کرتی تو ہم نے اس کی ٹانگیں پکڑیں اور اسے گھاٹی میں پھینک دیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے اِس آیتِ مبارکہ کو نازل فرمایا۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اللہ کی قسم! زمین اس سے بھی بُرے لوگوں کو اپنے اَندر چھپا لیتی ہے مگر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے لوگوں کو نصیحت کی ہے کہ وہ دوبارہ اَیسا نہ کریں۔ 8

حضرت سیّدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' مَیں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) مجھے بتایئے مَیں اور ایک مشرک باہم وار کریں وہ میرا ہاتھ کاٹ دے جب مَیں اس پر تلوار اُٹھاؤں تو وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ دے کیا مَیں اسے ماروں یا نہ ماروں؟ آپ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دے۔ مَیں نے عرض کیا' اس نے میرا ہاتھ کاٹا فرمایا اگر یہ اَلفاظ کہنے کے بعد تُو نے اسے مارا تو وہ تیرے قتل کرنے سے پہلے تیری حالت جیسا (یعنی مسلمان) ہو جائے گا اور تو اس کی اس حالت جیسا ہو جائے گا جو اس کی یہ اَلفاظ کہنے سے پہلے تھی (یعنی کافر)۔ 9

---

8 تفسیر ابن ابی حاتم حدیث 5824' تفسیر آلوسی جلد 3 ص 116' درمنثور جلد 2 ص 635۔ 9 مصنف عبدالرزاق حدیث 19920' مسند احمد حدیث 23831' مستخرج ابوعوانہ حدیث 259' **المعجم** الکبیر للطبرانی حدیث 583' السنن الصغیر **للبیہقی حدیث** 3175۔

THE NAYYAR INSTITUTE
An Institute of Science and Commerce
Admission Open
COMPUTER SHORT COURSES
IELTS
ENGLISH LANGUAGE COURSE
Play Group to 8th
Pre 9th
9th
10th
I.Cs
F.Sc
I.Com
B.Com
Address:
ILYAS CENTER UMAR DIN ROAD WASSEN PURA LAHORE.0322-4744353/0335-4262742
Result Oriented Institute

حقوقِ زوجین

اچھے میاں بیوی

AVAILABLE

تالیف

صوفی باصفا، قطب جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، نیّرِ اوجِ
شرافت زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، عاشقِ رسول، فنافی الرسول
پروانۂ توحید و رسالت سرمایہ اسلام، منیرِ اسلام

مُنیر احمد یُوسفی رحمۃ اللہ علیہ

(ایم۔اے)

ہیڈ آفس جامع مسجد نگینہ

A-977 بلاک B-III گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور 0313-3333777

ملنے کا پتہ نگینہ کتب خانہ متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق

480 بلاک C-1 گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور 0300-4274936

الداعیان

نگینہ جیولرز

پروپرائیٹر: محمد خرم شہزاد یوسفی 0322-4743180 042-37631431

دوکان نمبر 6 خورشید مارکیٹ گلی بینگلاں، سوہا بازار رنگ محل لاہور

ثانی کیبلز

پروپرائیٹر: محمد افضال یوسفی 0334-9898173

فیکٹری: ابراہیم روڈ نزد دمشق ہسپتال، بندر روڈ لاہور

برکات الاعداد فی آیاتِ البینات

(قسط وار)

از قلم: پیر طریقت رہبر شریعت منیر اسلام منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

قرآن پاک چار اَشخاص سے سیکھو:

حضرت سیّدنا مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے یہاں حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو اُنہوں نے کہا مَیں اُن سے ہمیشہ محبت رکھوں گا کیونکہ مَیں نے شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ چار اَشخاص سے قرآن سیکھو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِبتداء حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی کی اور حضرت ابوحذیفہ کے مولیٰ سالم' حضرت ابی بن کعب اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم سے' انہوں نے بیان کیا کہ مجھے پوری طرح یاد نہیں کہ سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پہلے حضرت سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا یا حضرت سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا۔ 1

حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چار عمرے کئے:

''پھر ہم نے اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے (اپنے گھر میں) مسواک کرنے کی آواز سنی تو عروہ نے ان سے پوچھا: اے ایمان والوں کی ماں! آپ نے سنا ہے یا نہیں' ابوعبدالرحمٰن (حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں کہ ابوالقاسم حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چار عمرے کئے تھے جس میں سے ایک رجب میں کیا تھا۔ اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کہا کہ داعی برحق حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب بھی عمرہ کیا تو حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ تھے لیکن آپ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا''۔ 2

جب تین یا چار رکعات میں وسوسہ آ جائے:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی آخر الزماں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جب نماز کے لئے اَذان دی جاتی ہے تو شیطان اپنی پیٹھ پھیر کر گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے۔ جب اَذان ختم ہوجاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے۔ پھر جب تکبیر ہونے لگتی ہے تو بھاگ کھڑا ہوتا ہے اور جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے اور آدمی کے دِل میں وسوسہ ڈالنے لگتا ہے کہ فلاں بات یاد کر اور فلاں بات یاد کر' نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اُس کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ تین رکعت نماز پڑھی تھی یا چار رکعت' جب یہ یاد نہ رہے تو سہو کے دو سجدے کرے''۔ 3

فرشتے کو چار باتوں کا حکم:

معلم انسانیت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیان فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سچوں کے سچے تھے کہ اِنسان کی پیدائش اُس کی ماں کے پیٹ میں پہلے چالیس دن تک پوری کی جاتی ہے۔ پھر وہ اِتنے ہی دنوں تک ''علقۃ'' یعنی غلیظ اور جامد خون کی صورت میں رہتا ہے۔ پھر اِتنے ہی دنوں کے لئے ''مضغۃ'' (گوشت کا لوتھڑا) کی شکل اِختیار کر لیتا ہے۔ پھر (چوتھے چلہ میں) اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ ایک فرشتہ کو چار باتوں کا حکم دے کر بھیجتا ہے۔ پس وہ فرشتہ اُس کے عمل' اُس کی مدت زندگی' روزی اور یہ کہ وہ نیک ہے یا بد' کو لکھ لیتا ہے۔ اِس کے بعد اُس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ پس اِنسان (زندگی بھر) دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے۔ اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اُس کی تقدیر سامنے آتی ہے اور وہ جنتیوں کے کام کرنے لگتا ہے اور جنت میں چلا جاتا ہے۔ اِسی طرح ایک شخص جنتیوں کے کام کرتا رہتا ہے اور جب اُس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اُس کی تقدیر سامنے آتی ہے اور وہ دوزخیوں کے کام شروع کر دیتا ہے اور وہ دوزخ میں چلا جاتا ہے۔ 4

1 صحیح بخاری حدیث 3758' مسند ابوداؤد طیالسی حدیث 2359' مسند احمد حدیث 6838' صحیح مسلم حدیث 2464۔ 2 صحیح بخاری حدیث 4254۔ 3 بخاری حدیث 3285' مسند ابویعلی حدیث 5993' صحیح ابن حبان حدیث 27' تاریخ دمشق جلد 38 ص 423' کنز العمال حدیث 20946۔ 4 بخاری حدیث 3332' صحیح مسلم حدیث 2643' صحیح ابن حبان حدیث 6174۔

جنازہ میں چار تکبیرات:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''(تاجدارِ انبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے (نماز جنازہ کے لئے) عیدگاہ میں صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) کو صف بستہ کھڑا کیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چار مرتبہ تکبیر کہی تھی''۔ 5

چار بل اور آٹھ بل:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے یہاں تشریف لائے تو میرے پاس ایک مخنث بیٹھا ہوا تھا پھر (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سنا کہ وہ (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن اُمیہ (رضی اللہ عنہ) سے کہہ رہا تھا کہ اے عبداللہ! دیکھو اگر کل اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے طائف کی فتح تمہیں عطا فرمائی تو غیلان بن سلمہ کی بیٹی (بادیہ نامی) کو لے لینا وہ جب سامنے آتی ہے تو پیٹ پر چار بل اور پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ بل دکھائی دیتے ہیں (یعنی بہت موٹی تازی عورت ہے) تو (امام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا یہ لوگ اَب تمہارے گھر میں نہ آیا کریں۔ 6

چار چیزوں سے پناہ:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی تشہد سے فارغ ہو تو وہ چار چیزوں، عذاب جہنم، عذاب قبر، موت وحیات کے فتنے اور مسیح دجال کے فتنے سے اللہ (تبارک وتعالیٰ وحدہٗ لاشریک) کی پناہ طلب کرے''۔ 7

چار پر جمعۃ المبارک فرض نہیں:

حضرت سیّدنا طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''ہر مسلمان پر باجماعت جمعہ اَدا کرنا فرض ہے۔ سوائے چار کے، عبد مملوک، عورت، بچے اور مریض کے''۔ 8

بہترین کلام چار کلمے:

حضرت سیّدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''چار کلمے ''سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ'' اور ''اَللہُ اَکْبَرُ'' بہترین کلام ہیں''۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود) کو چار کلمے انتہائی پسند ہیں، سُبْحَانَ اللہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور اَللہُ اَکْبَرُ، اِن میں سے جسے بھی پہلے پڑھو وہ تمہارے لئے مضر نہیں''۔ 9

چار چیزیں دُعا میں:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دُعا فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ (جَلَّ جَلَالُکَ!) مَیں چار چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اَیسے علم سے جو نفع مند نہ ہو، اَیسے دِل سے جو ڈرتا نہ ہو، اَیسے نفس سے جو بھرتا نہ ہو اور اَیسی دُعا سے جو قبول نہ ہو''۔ 10

نکاح چار چیزوں کی وجہ سے:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''عورت سے چار چیزوں، اُس کے مال، اُس کے حسب ونسب، اُس کے حسن وجمال اور اُس کے دین کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے، تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں تم دین دار کے ساتھ نکاح کرکے کامیابی حاصل کرو''۔ 11

5 بخاری حدیث 3881، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 7107۔ 6 بخاری حدیث 4324، مسند اسحاق بن راہویہ حدیث 1825، مسند احمد حدیث 26490، صحیح مسلم حدیث 2180، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 9201۔ 7 مشکوٰۃ حدیث 940، مسند احمد حدیث 7236، سنن دارمی حدیث 1383، صحیح مسلم حدیث 588، سنن ابن ماجہ حدیث 909، سنن ابوداؤد حدیث 983۔ 8 مشکوٰۃ حدیث 1377، سنن ابوداؤد حدیث 1067، مستدرک حاکم حدیث 1062، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 5578۔ 9 مشکوٰۃ حدیث 2294، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 31858، مسند احمد حدیث 20107، صحیح مسلم حدیث 2137، سنن ابن ماجہ حدیث 3811۔ 10 مشکوٰۃ حدیث 2664، مسند احمد حدیث 8488، صحیح مسلم حدیث 2722، سنن ابن ماجہ حدیث 3837، سنن ابوداؤد حدیث 1548۔ 11 مشکوٰۃ حدیث 3082، مصنف عبدالرزاق حدیث 20605، بخاری حدیث 4802، صحیح مسلم حدیث 53/1466۔

درس حدیث شریف

موضوع: میانہ روی

ازقلم: خادم دین اسلام مفتی خلیل احمد یوسفی (ایم فل)

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے باپ نے ایک قریشی عورت سے میری شادی کر دی، جب مَیں اُس کے قریب آیا تو مَیں نے اس کا کوئی اہتمام نہ کیا اور نہ اس کو وقت دیا، کیونکہ مجھے روزے اور نماز کی صورت میں عبادت کرنے کی بڑی قوت دی گئی تھی، جب حضرت سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اپنی بہو کے پاس آئے اور اُس سے پوچھا: تُو نے اپنے خاوند کو کیسا پایا ہے؟ اُس نے کہا: وہ بہترین آدمی ہے، یا وہ بہترین خاوند ہے مگر قریب نہیں آیا (یعنی وہ عبادت میں مصروف رہنے کی وجہ سے اپنی بیوی کے قریب تک نہیں گیا)۔ یہ کچھ سن کر میرا باپ میری طرف متوجہ ہوا اور میری خوب ملامت کی اور مجھے بُرا بھلا کہا اور کہا: مَیں نے حسب ونسب والی قریشی خاتون سے تیری شادی کی ہے اور تو اس سے اَلگ تھلگ ہو گیا اور تُو نے اَیسے اَیسے کیا ہے، پھر وہ (خاتم النبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی طرف چلے گئے اور آپ ﷺ سے میرا شکوہ کیا، آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور مَیں آپ ﷺ کے پاس پہنچ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو دن کو روزہ رکھتا ہے؟ مَیں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: اور رات کو قیام کرتا ہے؟ مَیں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن مَیں تو روزہ بھی رکھتا ہوں اور اِفطار بھی کرتا ہوں، مَیں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور حق زوجیت بھی اَدا کرتا ہوں، جس نے میری سنت سے بے رغبتی اختیار کی، وہ مجھ سے نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تو ایک ماہ میں قرآن مجید کی تلاوت مکمل کرلیا کر۔ مَیں نے کہا: مَیں اپنے آپ کو اِس سے زیادہ قوی پاتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر دس دنوں میں مکمل کرلیا کرو۔ مَیں نے کہا: جی مَیں اپنے آپ کو اِس سے زیادہ قوت والا سمجھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر تین دنوں میں ختم کرلیا کرو۔ ایک روایت میں ہے: تو سات دنوں میں تلاوت مکمل کرلیا کر اور ہرگز اِس سے زیادہ تلاوت نہ کر۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہر ماہ میں تین روزے رکھا کر۔ مَیں نے کہا: جی مَیں اِس سے زیادہ طاقتور ہوں، آپ ﷺ مجھے آگے بڑھاتے گئے، یہاں تک کہ فرمایا: ایک دن روزہ رکھ لیا کر اور ایک دن اِفطار کرلیا کر، یہ اَفضل روزے ہیں اور یہ میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہر عبادت گزار میں حرص اور رغبت پیدا ہوتی ہے، پھر ہر رغبت کے بعد آخر سستی اور کمی ہوتی ہے، اس کا اَنجام سنت کی طرف ہوتا ہے یا بدعت کی طرف، پس جس کا اَنجام سنت کی طرف ہوتا ہے، وہ ہدایت پا جائے گا، اور جس کا اَنجام کسی اور شکل میں ہوگا، وہ ہلاک ہو جائے گا۔ اِمام مجاہد کہتے ہیں: جب حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کمزور اور بوڑھے ہو گئے تو وہ اِسی مقدار کے مطابق روزے رکھتے تھے، بسا اَوقات چند روزے لگاتار رکھ لیتے، پھر اتنے ہی دن لگاتار اِفطار کرلیتے، اس سے ان کا مقصد قوت حاصل کرنا ہوتا تھا، اِسی طرح کا معاملہ اپنے حزب میں کرتے تھے، کسی رات کو زیادہ حصہ تلاوت کرلیتے اور کسی رات کو کم کرلیتے، البتہ ان کی مقدار وہی ہوتی تھی، یا تو سات دنوں میں قرآن مجید مکمل کرلیتے، یا تین دنوں میں۔ اور حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بعد میں کہا کرتے تھے: اگر مَیں نے (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی رخصت قبول کرلی ہوتی تو وہ مجھے دُنیا کی ہر اس چیز سے محبوب ہوتی، جس کا بھی اس سے موازنہ کیا جاتا، لیکن مَیں عمل کی جس روٹین پر آپ ﷺ سے جدا ہوا تھا، اَب مَیں ناپسند کرتا ہوں کہ اُس کی مخالفت کروں۔ [1]

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میانہ روی اختیار

(بقیہ صفحہ نمبر 39 پر ملاحظہ فرمائیں)

1 مسند احمد حدیث 6477، حلیۃ الاولیاء جلد 1 ص 285، صحیح مسلم حدیث 1159، صحیح ابن خزیمہ حدیث 2109، مسند بزار حدیث 2346۔

شَرُّ النَّاسِ وَ خَیْرُ النَّاسِ

سب سے بُرے لوگ سب سے اچھے لوگ

(قسط2)

ازقلم: مفتی محمد افتخار الحسن (شیخ الحدیث جامعہ یوسفیہ)

خبر غیب:

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ہم (خاتم النبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اَقدس میں موجود تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جنگ حنین کا مالِ غنیمت) تقسیم فرما رہے تھے اِتنے میں بنی تمیم کا ایک شخص ذوالخویصرہ نامی آیا اور کہنے لگا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) اِنصاف سے کام لیجئے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَفسوس! اگر مَیں ہی اِنصاف نہ کروں تو دُنیا میں پھر کون اِنصاف کرے گا۔ اگر مَیں ظالم ہوجاؤں تب تو میری بھی تباہی اور بربادی ہوجائے۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) اِس کے بارے میں مجھے اِجازت دیں مَیں اس کی گردن ماردوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اِسے چھوڑ دو۔ اس کی نسل سے کچھ لوگ پیدا ہوں گے کہ تم اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابل ناچیز سمجھو گے۔ وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ ان کے حلق کے نیچے نہیں اُترے گا۔ یہ لوگ دین سے اِس طرح نکل جائیں گے جیسے زوردار تیر جانور سے پار ہوجاتا ہے۔ اِس تیر کے پھل کو اگر دیکھا جائے تو اس میں کوئی چیز (خون وغیرہ) نظر نہ آئے پھر اس کے پٹھے کو اگر دیکھا جائے تو چھڑ میں اس کے پھل کے داخل ہونے کی جگہ سے اوپر جو لگایا جاتا ہے تو وہاں بھی کچھ نہ ملے گا۔ اس کے نفی (نفی تیر میں لگائی جانے والی لکڑی کو کہتے ہیں) کو دیکھا جائے تو وہاں بھی کچھ نشان نہیں ملے گا۔ اسی طرح اگر اس کے پر کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملے گا۔ حالانکہ گندگی اور خون سے وہ تیر گزرا ہے۔ ان کی علامت ایک کالا شخص ہوگا۔ اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح (اُٹھا ہوا) ہوگا یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہوگا اور حرکت کررہا ہوگا۔ یہ لوگ مسلمانوں کے بہترین گروہ سے بغاوت کریں گے۔ ایک روایت میں ہے وہ اہل اِسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ مَیں نے یہ حدیث (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی تھی اور مَیں گواہی دیتا ہوں کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اُن سے جنگ کی تھی (یعنی خوارج سے) اس وقت مَیں بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ اور انہوں نے اس شخص کو تلاش کرایا (جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس گروہ کی علامت کے طور پر بتلایا تھا) آخر وہ لایا گیا۔ مَیں نے اسے دیکھا تو اُس کا پورا حلیہ بالکل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان کئے ہوئے اَوصاف کے مطابق تھا۔ [1]

قرآن وسنت کی غلط تشریح کرنے کے لحاظ سے بدترین:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مَیں نے (اِمام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا' (حبیب کبریاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک قوم پیدا ہوگی نوجوانوں اور کم عقلوں کی۔ یہ لوگ اَیسا بہترین کلام پڑھیں گے جو بہترین خلق کا (پیغمبر کا) ہے یا اَیسا کلام پڑھیں گے جو سارے خلق کے کلاموں سے اَفضل ہے۔ (یعنی حدیث پاک یا آیاتِ مبارکہ پڑھیں گے اس سے سند لائیں گے) لیکن اِسلام سے وہ اِس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو پار کر

1۔ صحیح بخاری حدیث 6163' تفسیر ابن ابی حاتم حدیث 10347' **المعجم** الاوسط للطبرانی حدیث 9060۔ 2۔ صحیح بخاری حدیث 3611' سنن ابوداؤد حدیث 4767' السنن الکبریٰ **للبیھقی** حدیث 16781۔

کے نکل جاتا ہے ان کا اِیمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا تم اِنہیں جہاں بھی پاؤ قتل کر دو۔ کیونکہ ان کا قتل قیامت میں اس شخص کے لئے باعث اَجر ہوگا جو انہیں قتل کر دے گا۔ 2 اِس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید اور اَحادیث مبارکہ کی تلاوت کر کے اور غلط تاویلات اور معنی بیان کر کے لوگوں کو گمراہ کرنے والے بدترین اور سیدھا راستہ دکھانے والے بہترین لوگ ہیں۔

زبان کے لحاظ سے بہترین:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ 3 ''ایک آدمی نے (اِمام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا' مسلمانوں میں سے بہتر کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان اَمن میں ہوں''۔

قبروں کو روندنے کے لحاظ سے بدترین:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ 4 ''تم میں سے کوئی اَنگارے پر (اِس طرح) بیٹھ جائے کہ وہ اس کے کپڑوں کو جلا کر اس کی جلد تک پہنچ جائے' اِس کے حق میں اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے''۔ سو قبروں پر بیٹھنا یا روندنا جل جانے سے بدتر ہے۔

اپنے ہاتھ سے کمانے کے لحاظ سے بہترین لوگ:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَاَنْ يَّحْتَزِمَ اَحَدُكُمْ حُزْمَةً مِنْ حَطَبٍ فَيَحْمِلَهَا عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ رَجُلًا يُعْطِيْهِ اَوْ يَمْنَعُهٗ 5 ''تم میں سے کوئی ایندھن کا گٹھا باندھے اور اسے اپنی پیٹھ پر لادے' اور بیچ دے' اِس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ کسی آدمی سے سوال کرے' (چاہے) وہ اسے دے یا نہ دے''۔

قرض کی ادائیگی کے لحاظ سے بہترین لوگ:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ایک آدمی کا (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ پر حق (قرض) تھا' اُس نے آپ ﷺ کے ساتھ سخت کلامی کی تو (سیّد کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں نے (اسے جواب دینے کا) اِرادہ کیا تو آپ سرکار ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کا حق ہو وہ بات کرتا ہے''۔ اور آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''اس کے لئے (اس کے اُونٹ کا) ہم عمر اُونٹ خریدو اور وہ اسے دے دو''۔ انہوں نے عرض کی: ہمیں اس سے بہتر عمر کا اُونٹ ہی ملتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہی خریدو اور اسے دے دو' بلاشبہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو اَدائیگی میں بہترین ہے۔ 6 آج کل ہم قرض کا لین دین جس طرح کرتے ہیں الحفیظ والامان

سرحد پر پہرہ دینے کے لحاظ سے بہترین لوگ:

حضرت سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' مَیں نے سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: رِبَاطُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَّقِيَامِهٖ، وَاِنْ مَاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُهٗ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ 7 ''ایک دن اور ایک رات سرحد پر پہرہ دینا' ایک ماہ کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے اور اگر (پہرہ دینے والا) فوت

3 صحیح مسلم حدیث 40' مشکوۃ حدیث 6۔ 4 مسند احمد حدیث 8108' صحیح مسلم حدیث 971' مسند ابوداؤد حدیث 2667' سنن ابن ماجہ حدیث 1566' سنن ابوداؤد حدیث 3228' سنن نسائی حدیث 2044۔ 5 مسند احمد حدیث 9868' صحیح مسلم حدیث 1042' مسند بزار حدیث 8206' سنن نسائی حدیث 2584۔ 6 مسند احمد حدیث 9880' صحیح بخاری حدیث 2609' صحیح مسلم حدیث 1601۔ 7 مسند احمد حدیث 23728۔

ہو گیا تو اس کا وہ عمل جو وہ کر رہا تھا' (آئندہ بھی) جاری رہے گا' اس کے لئے اس کا رزق جاری کیا جائے گا اور وہ (قبر میں سوالات کر کے) امتحان لینے والے سے محفوظ رہے گا''۔ سرحد پر پہرہ دینے والے اگر دینِ اسلام یا مسلمانوں کی حفاظت کی نیت کر لیں تو وہ بھی اس ثواب میں شریک ہو سکتے ہیں۔

زمانے کے لحاظ سے بہترین لوگ:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ؟ قَالَ: قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ یَجِیْءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ یَمِیْنَهُ وَتَبْدُرُ یَمِیْنُهُ شَهَادَتَهُ [8] ''(سرورِ کون و مکاں حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سوال کیا گیا: لوگوں میں سب سے بہتر کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''میرے دَور کے لوگ' پھر وہ جو ان کے ساتھ (کے دَور میں) ہوں گے' پھر وہ جو اُن کے ساتھ ہوں گے' پھر ایک اَیسی قوم آئے گی کہ ان کی شہادت ان کی قسم سے جلدی ہو گی اور ان کی قسم ان کی شہادت سے جلدی ہو گی''۔ یعنی قسم سے پہلے شہادت اور شہادت سے پہلے قسم دینے پر اصرار کریں گے حالانکہ ان سے یہ چیزیں طلب نہیں کی جائیں گی۔

ابتداء بالسلام کے لحاظ سے بہترین لوگ:

میزبانِ رسول حضرت سیّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ هٰذَا وَیُعْرِضُ هٰذَا وَخَیْرُهُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ [9] ''کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی کو چھوڑ دے (قطع تعلق کر کے رکھے کہ) دونوں ایک دوسرے سے ملیں تو یہ بھی منہ موڑ لے اور وہ بھی منہ موڑ لے اور دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے''۔

اللہ جل جلالہ کے بارے میں گمان کے لحاظ سے بہترین لوگ:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّدِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ) فرماتا ہے: میرا بندہ میرے بارے میں جو گمان کرتا ہے تو مَیں (اُس کو پورا کرنے کے لئے) اُس کے پاس ہوتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو مَیں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں' اگر وہ مجھے اپنے دِل میں یاد کرتا ہے تو مَیں اُسے اپنے دِل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے کسی مجلس میں یاد کرتا ہے تو مَیں اُن لوگوں کی مجلس سے بہتر مجلس میں اُس کو یاد کرتا ہوں اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو مَیں اپنی شان کے مطابق ایک ہاتھ اُس کے قریب ہو جاتا ہوں' اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو مَیں پھیلے ہوئے دونوں ہاتھوں کی لمبائی جتنا (فاصلہ) اُس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو مَیں اپنی شان کے مطابق دوڑ کر اُس کے پاس آتا ہوں''۔ [10]

فتنوں سے بچنے کے لحاظ سے بہترین لوگ:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّدِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: سَتَكُوْنُ اَفِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِیْهَا خَیْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْهَا خَیْرٌ مِنَ السَّاعِیْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ فِیْهَا مَلْجَأً فَلْیَعُذْ بِهٖ [11]

---

[8] مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 34587' مسند احمد حدیث 3963' صحیح بخاری حدیث 2652' صحیح مسلم حدیث 2533' سنن ابن ماجہ حدیث 2362۔ [9] مسند ابوداؤد طیالسی حدیث 593' مسند حمیدی حدیث 381' مسند احمد حدیث 13354' صحیح بخاری حدیث 6077' صحیح مسلم حدیث 2560' سنن ابوداؤد حدیث 4911۔ [10] مسند احمد حدیث 7422' صحیح بخاری حدیث 7405' صحیح مسلم حدیث 2675' سنن ابن ماجہ حدیث 3822' سنن ترمذی حدیث 3603۔ [11] مسند احمد حدیث 7796' صحیح بخاری حدیث 7081' صحیح مسلم حدیث 2886' مستخرج ابوعوانہ حدیث 12589' مشکوٰۃ حدیث 5384۔

''عنقریب فتنے ہوں گے' ان میں بیٹھا رہنے والا کھڑے رہنے والے سے بہتر ہوگا اور اُن میں کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور اُن میں چلنے والا دَوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو بھی اُن کی طرف جھانکے گا وہ اُسے اَوندھا کر دیں گے اور جس کو ان (کے دوران) میں کوئی پناہ گاہ مل جائے تو اُسے چاہئے کہ وہ اس کی پناہ حاصل کر لے''۔

بدترین لوگوں کی پہچان:

حضرت سیّدنا عبدالرحمان بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ) کے بندوں میں بہترین لوگ وہ ہیں جب اُن کی زیارت کی جائے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی یاد آجائے (یعنی زبان پر ذکرِ الٰہی جاری ہوجائے) اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے بندوں میں بدترین لوگ چغل خور دوستوں میں جدائی ڈالنے والے اور پاکدامن لوگوں پر بُرائی کا الزام لگانے والے ہیں''۔ 12

قبر کے لحاظ سے بہترین اور بدترین:

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم (سیّد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھے' جب ہم قبر کے قریب آئے تو (رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قبر کے کنارے پر بیٹھ گئے اور قبر کے اَندر دیکھنے لگے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مومن کو قبر میں اِس قدر دبایا جاتا ہے کہ اُس کے کندھے اور سینے کی ہڈیاں اپنی جگہ سے زائل ہو جاتی ہیں (بے عمل گناہ گار مومن) اور کافر کی قبر کو تو آگ سے بھر دیا جاتا ہے۔ کیا مَیں تمہیں یہ نہ بتلا دوں کہ اللہ کے بندوں میں سے بدترین لوگ کون ہیں؟ وہ ہیں جو بدمزاج اور متکبر ہوتے ہیں۔ اور کیا مَیں تمہیں یہ بھی نہ بتلا دوں کہ سب سے بہترین بندگانِ خدا کون ہیں؟ وہ ہیں جو دو بوسیدہ کپڑے والے ضعیف اور فقیر ہوتے ہیں اور جن کو لوگ بھی کمزور سمجھتے ہیں' لیکن اگر وہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) پر قسم اُٹھا دیں تو وہ بھی ان کی قسم پوری کر دیتا ہے۔ 13

مرتبہ کے لحاظ سے بہترین اور بدترین:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ راحۃ العاشقین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے' جبکہ وہ بیٹھے ہوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کیا مَیں تم کو بتاؤں کہ مرتبہ کے اِعتبار سے سب سے بہترین آدمی کون ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا' جی بالکل' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی ہے جو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہے' یہاں تک کہ وہ فوت جاتا ہے یا اُس کو قتل کر دیا جاتا ہے' اچھا کیا مَیں تم کو اُس شخص کے بارے میں بتلاؤں' جس کا مرتبہ اس کے بعد ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا' جی ہاں' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی جو کسی گھاٹی میں اَلگ تھلگ ہو کر نماز قائم کرتا ہو اور زکوٰۃ اَدا کرتا ہو اور لوگوں کے شر سے دُور ہو گیا ہو' اَب کیا مَیں تم کو بتاؤں کہ بدترین مرتبہ کس کا ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا' جی ہاں' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی ہے' جس سے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نام پر سوال کیا جاتا ہے' لیکن وہ پھر بھی نہیں دیتا۔ 14

عمل اور عمر کے لحاظ سے بہترین:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''دو بدّو (شمس العارفین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئے اور

(بقیہ صفحہ نمبر 29 پر ملاحظہ فرمائیں)

12 مسند احمد حدیث 17998' مشکوٰۃ حدیث 4871۔ 13 مسند احمد حدیث 23457' مجمع الزوائد حدیث 17914۔ 14 سنن ترمذی حدیث 1652' صحیح ابن حبان حدیث 3641' المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 10768' شعب الایمان حدیث 3261۔

کلونجی کے فوائد

کلونجی کا پودا جھاڑیوں کی مانند تقریباً 1/2 میٹر اونچا ہوتا ہے' جس کو نیلے رنگ کے پھول لگتے ہیں۔ یہ پودا اصل میں ترکی اور اٹلی میں ہوتا تھا' جہاں سے حکماء نے افادیت کی بنا پر حاصل کر کے برصغیر میں کاشت کیا۔ اس کے بیج تکونے' خوشبو میں تیز' ذائقہ میں تیز اور کاغذ کے لفافہ میں رکھیں تو اس پر تیل جیسے دھبے لگ جاتے ہیں۔ عموماً بازار میں تخم پیاز کو کلونجی بنا کر فروخت کیا جاتا ہے جو کہ صحیح نہیں' تخم پیاز گولائی میں تکون جیسے ہوتے ہیں اور کلونجی میں گولائی نہیں پائی جاتی۔ مزاج: گرم دوم۔ خشک دوم

اَحادیث مبارکہ میں کلونجی کا ذکر اس افادیت واہمیت میں مزید اضافہ کر دیتا ہے چنانچہ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیماریوں میں موت کے سوا ایسی کوئی بیماری نہیں جس کے لئے کلونجی میں شفا نہ ہو۔

طبِ جدید اور طبِ قدیم میں کلونجی ہر بیماری کے علاج میں حکماء کے تجربات میں رہی ہے اور اس سے بہترین نتائج حاصل کئے جاتے رہے ہیں چنانچہ جالینوس کا قول ہے کہ کلونجی نفخ اور ریاح کو تحلیل کرتی ہے اور اس کے کھانے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں۔ ویسے تو جسم انسانی کی کوئی بیماری ایسی نہیں جس کے لئے کلونجی شفا نہ ہو لیکن اک چیز کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ علاج بھی کسی معالج کے مشورہ کے بغیر نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اگر کوئی بھی چیز دوا یا غذا امزاج کے برعکس استعمال کی جائے گی تو فائدہ تو درکنار نقصان سے خالی نہیں ہوگی۔ کلونجی کو تنہا یا مناسب ادویہ کے ہمراہ استعمال کیا جاتا ہے۔

چند تجربات ومشاہدات

قبض چاہے دائمی ہو یا وقتی' پرانی ہو یا نئی مندرجہ ذیل نسخہ شفا اکسیر ہے۔ سنا مکی (60 گرام)' کلونجی (100 گرام)' گل گلاب (60 گرام) سفوف بنالیں۔ سوتے وقت گرم پانی سے استعمال کریں۔ **شوگر:** کلونجی (50 گرام)' جو تلخ (50 گرام)' گڑمار بوٹی (20 گرام)' میتھرے بیج (20 گرام) سفوف بنالیں اور کیپسول زیرو سائز۔ صبح وشام نہار منہ دار چینی کے پانی سے استعمال کریں۔

مشہور پھکی اور جوڑوں کا درد: معدہ کے جملہ امراض اور جوڑوں کے درد کے لئے اکسیر ہے۔ کلونجی (50 گرام)' کچور (10 گرام)' تر پھلا (100 گرام)' نوشادر (10 گرام)' انار دانہ (20 گرام)' سنڈھ (10 گرام)۔ سفوف تیار ہے' ادرک کے قہوہ کے ساتھ استعمال کریں۔ نہایت مجرب ہے۔ **موٹاپا' کولیسٹرول:** نہار منہ پانچ دانے کلونجی اور رات سوتے وقت 10 دانے کلونجی استعمال کریں اور قدرت کا کمال دیکھیں۔ پرہیز چاول اور بادی اشیاء وغیرہ۔ **آنتوں کا زخم' السر (H.Pylori)** میں کلونجی نہایت حیران کن فوائد رکھتی ہے۔ کلونجی (100 گرام)' ہلدی (50 گرام)' سونف (50 گرام)۔ مختصر مگر جامع نسخہ سفوف تیار کریں اور صبح شام کھانے کے بعد انار دانہ' زیرہ کے پانی سے استعمال کریں۔ ان شاء اللہ شفا ہوگی۔ کلونجی کا روغن بھی بے شمار فوائد کا حامل ہے۔ **پرانہ نزلہ زکام اور ناک کی ہڈی کا بڑھ جانا** ایک اذیت ناک بیماری ہے۔ روغن کلونجی کے پانچ قطرے ایک کپ گرم پانی شہد ملا کر استعمال کریں اور سر میں جذب کریں یعنی مالش کریں۔ ان شاء اللہ شفا ہوگی۔ **مثانہ کا ورم اور پتھری:** روغن کلونجی (5 قطرے)' روغن زیتون (5 قطرے)' لیموں (1 عدد)' شہد (1 چمچ) ایک کپ گرم پانی میں ملا کر نہار منہ صبح وشام استعمال کریں۔ نہایت مجرب نسخہ ہے۔ (از: حکیم محمد مزمل حسین عارف رضوی **0300-8160837**)

میاں لائٹ ہاؤس
دکان نمبر B-3 حافظ الیکٹرک مارکیٹ شمع بلڈنگ شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ 042-37636243
مینوفیکچررز
میاں محمد یوسف لاثانی

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ

(قسط 3)

از قلم: خادم دین اِسلام مفتی خلیل احمد یوسفی

مَا عِنْدَ کُمْ یَنْفَدُ وَ مَا عِنْدَ اللّٰہِ بَاقٍ وَ لَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ o (النحل: 96) ''جو تمہارے پاس ہے 1 ہو چکے گا اور جو اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) کے پاس ہے 2 ہمیشہ رہنے والا ہے اور ضرور ہم صبر کرنے والوں کو اُن کا وہ صلہ دیں گے جو اُن کے سب سے اَچھے کام کے قابل ہو''۔ 3

ثُمَّ اِنَّ رَبَّکَ لِلَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰھَدُوْا وَ صَبَرُوْٓا اِنَّ رَبَّکَ مِنْۢ بَعْدِھَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ o (النحل: 110) ''پھر بے شک تمہارا رب (جَلّ وعلاء) اُن کے لئے جنہوں نے اپنے گھر چھوڑے 4 بعد اس کے کہ ستائے گئے 5 پھر انہوں نے 6 جہاد کیا اور صابر رہے بے شک تمہارا رب (جَلَّ وعلاء) اس 7 کے بعد ضرور بخشنے والا ہے مہربان''۔

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِہٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَھُوَ خَیْرٌ لِّلصّٰبِرِیْنَ o (النحل: 126) ''اور اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو جیسی تکلیف تمہیں پہنچائی تھی 8 اور اگر تم صبر کرو 9 تو بے شک صبر والوں کو صبر سب سے اَچھا''۔

وَ اصْبِرْ وَ مَا صَبْرُکَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَیْھِمْ وَ لَا تَکُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْکُرُوْنَ o (النحل: 127) ''اور اے محبوب (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ (ﷺ) صبر کریں اور آپ (ﷺ) کا صبر اللہ (تبارک وتعالیٰ) ہی کی توفیق سے ہے اور ان کا غم نہ کھاؤ 10 اور ان کے فریبوں سے دِل تنگ نہ ہو''۔ 11

وَ اصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ وَ لَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْھُمْ تُرِیْدُ زِیْنَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَ اتَّبَعَ ھَوٰىہُ وَ کَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا o (الکھف: 28) ''اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح وشام اپنے رب (جَلّ وعلاء) کو پکارتے ہیں اُس کی رضا چاہتے 12 اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر کسی اور پر نہ پڑیں کیا تم دُنیا کی زندگی کا سنگار (زینت) چاہو گے اور اُس کا کہا نہ مانو جس کا دِل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا''۔

1 سامانِ دُنیا یہ سب فنا ہو جائے گا اور ختم ہو جائے گا۔ 2 اس کا خزانۂ رحمت وثوابِ آخرت۔ 3 یعنی ان کی اَدنیٰ سی اَدنیٰ نیکی پر بھی وہ اَجر وثواب دیا جائے گا جو وہ اپنی اعلیٰ نیکی پر پاتے۔ (ابو السعود)۔ 4 اور مکّۂ مکرّمہ سے مدینۂ طیّبہ کو ہجرت کی۔ 5 کُفّار نے ان پر سختیاں کیں اور انہیں کُفر پر مجبور کیا۔ 6 ہجرت کے بعد۔ 7 ہجرت وجہاد وصبر۔ 8 یعنی سزا بقدرِ جنایت ہو اس سے زائد نہ ہو۔ **شانِ نزول:** جنگِ اُحد میں کُفّار نے مسلمانوں کے شُہداء کے چہروں کو زخمی کر کے ان کی شکلوں کو تبدیل کیا تھا اور ان کے پیٹ چاک کئے تھے' ان کے اَعضاء کاٹے تھے ان شُہداء میں حضرت سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے' نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے جب انہیں دیکھا تو آپ ﷺ کو بہت صدمہ ہوا اور آپ سرکار ﷺ نے قسم کھائی کہ ایک حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا بدلہ ستّر کافِروں سے لیا جائے گا اور ستّر کا یہی حال کیا جائے گا۔ اِس پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی تو آپ ﷺ نے وہ اِرادہ ترک فرمایا اور اپنی قسم کا کفّارہ دیا۔ **مسئلہ:** مُثلہ یعنی ناک کان وغیرہ کاٹ کر کسی کی ہیئت کو تبدیل کرنا شرع میں حرام ہے۔ (مدارک)۔ 9 اور انتقام نہ لو۔ 10 اگر وہ ایمان نہ لائیں۔ 11 کیونکہ ہم تمہارے مُعین وناصر ہیں۔ 12 یعنی اِخلاص کے ساتھ ہر وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کی طاعت میں مشغول رہتے ہیں۔ **شانِ نزول:** سردارانِ کُفّار کی ایک جماعت نے اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ ہمیں غُرباء اور شکستہ حالوں کے ساتھ بیٹھتے شرم آتی ہے اگر آپ ہمیں انہیں صحبت سے جدا کر دیں تو ہم اِسلام لے آئیں اور ہمارے اِسلام لے آنے سے خَلقِ کثیر اِسلام لے آئے گی۔ اِس پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی۔

قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ (الکہف: 67)
”کہا آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے“۔ 13

وَ كَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۝ (الکہف: 68) ”اور اس بات پر کیوں کر صبر کریں گے جسے آپ کا علم محیط نہیں“۔ 14

قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّ لَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ۝ (الکہف: 69) ”کہا عنقریب اللہ (جل جلالہ) چاہے تو تم مجھے صابر پاؤ گے اور مَیں تمہارے کسی حکم کے خلاف نہ کروں گا“۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ (الکہف: 72) ”کہا مَیں نہ کہتا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے“۔ 15

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ (الکہف: 75) ”کہا 16 مَیں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے“۔ 17

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَ بَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ (الکہف: 78) ”کہا یہ 18 میری اور آپ کی جدائی ہے اب میں آپ کو ان باتوں کا پھیر (بھید) بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہوسکا“۔ 19

وَ اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَ كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَ يَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ وَ مَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ (الکہف: 82) ”رہی وہ دیوار وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی 20 اور اس کے نیچے اُن کا خزانہ تھا 21 اور ان کا باپ نیک آدمی تھا 22

13 حضرت خضر علیہ السلام نے یہ اس لئے فرمایا کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام امورِ منکرہ وممنوعہ دیکھیں گے اور اَنبیاء کرام علیہم السلام سے ممکن ہی نہیں کہ وہ منکرات دیکھ کر صبر کرسکیں پھر حضرت خضر علیہ السلام نے اس ترکِ صبر کا عذر بھی خود ہی بیان فرمادیا اور فرمایا۔ 14 اور ظاہر میں وہ منکر ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت سیّدنا خضر علیہ السلام نے حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ ایک علم اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ شانہٗ نے مجھ کو اَیسا عطا فرمایا جو آپ نہیں جانتے اور ایک علم آپ کو اَیسا عطا فرمایا جو مَیں نہیں جانتا۔ مفسّرین ومحدّثین کہتے ہیں کہ جو علم حضرت سیّدنا خضر علیہ السلام نے اپنے لئے خاص فرمایا وہ علمِ باطن ومکاشفہ ہے اور اہلِ کمال کے لئے یہ باعثِ فضل ہے چنانچہ وارد ہوا ہے کہ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو نماز وغیرہ اَعمال کی بنا پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فضیلت نہیں بلکہ ان کی فضیلت اِس چیز سے ہے جو ان کے سینہ میں ہے یعنی علمِ باطن وعلمِ اسرار کیونکہ جو اَفعال صادر ہوں گے وہ حکمت سے ہوں گے اگرچہ بظاہر خلاف معلوم ہوں۔ 15 حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے۔ 16 حضرت سیّدنا خضر علیہ السلام نے کہ اے موسیٰ علیہ السلام۔ 17 اس کے جواب میں حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ 18 وقت یا اس مرتبہ کا اِنکار۔ 19 اور ان کے اَندر جو راز تھے ان کا اِظہار کردوں گا۔ 20 جن کے نام اصرم اور صریم تھے۔ 21 ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اس دیوار کے نیچے سونا چاندی مدفون تھا۔ حضرت سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس میں سونے کی ایک تختی تھی اس پر ایک طرف لکھا تھا اس کا حال عجیب ہے جسے موت کا یقین ہو اس کو خوشی کس طرح ہوتی ہے' اس کا حال عجیب ہے جو قضا وقدر کا یقین رکھے اس کو غصّہ کیسے آتا ہے' اس کا حال عجیب ہے جسے رزق کا یقین ہو وہ کیوں تعجب میں پڑتا ہے' اس کا حال عجیب ہے جسے حساب کا یقین ہو وہ کیسے غافل رہتا ہے' اس کا حال عجیب ہے جس کو دُنیا کے زوال وتغیّر کا یقین ہو وہ کیسے مطمئن ہوتا ہے اور اس کے ساتھ لکھا تھا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور دوسری جانب اس لوح پر لکھا تھا مَیں اللہ ہوں' میرے سوا کوئی معبود نہیں' مَیں یکتا ہوں' میرا کوئی شریک نہیں' مَیں نے خیر وشر پیدا کی' اس کے لئے خوشی جسے مَیں نے خیر کے لئے پیدا کیا اور اُس کے ہاتھوں پر خیر جاری کی' اس کے لئے تباہی جس کو شر کے لئے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر شر جاری کی۔ 22 اس کا نام کاشح تھا اور یہ شخص پرہیزگار تھا۔ حضرت محمد ابنِ منکدر نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ بندے کی نیکی سے اس کی اَولاد کو اور اس کی اَولاد کی اَولاد کو اور اس کے کنبہ والوں کو اور اس کے محلہ داروں کو اپنی حفاظت میں رکھتا ہے۔ (سبحان اللہ)

تو آپ کے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچیں 23 اور اپنا خزانہ نکالیں آپ کے رب (جلّ وعلاء) کی رحمت سے اور یہ کچھ مَیں نے اپنے حکم سے نہ کیا 24 یہ پھیر (بھید) ہے ان باتوں کا جس پر آپ سے صبر نہ ہوسکا''۔ 25

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَ اصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِیًّا o (مریم 65) ''آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اِن کے بیچ میں ہے سب کا مالک تو اسے پوجو اور اس کی بندگی پر ثابت رہو کیا اس کے نام کا دوسرا جانتے ہو''۔ 26

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا وَ مِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَ اَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى o (طٰہٰ: 130) ''تو ان کی باتوں پر صبر کرو اور اپنے رب (جلّ وعلاء) کو سراہتے (تعریف کرتے) ہوئے اُس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے 27 اور اس کے ڈوبنے سے پہلے 28 اور رات کی گھڑیوں میں اس کی پاکی بولو 29 اور دن کے کناروں پر 30 اِس اُمید پر کہ تم راضی ہو''۔ 31

وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَیْهَا لَا نَسْــٴَـلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَ الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى o (طٰہٰ: 132) ''اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اِس پر ثابت رہ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے 32 ہم تجھے روزی دیں گے 33 اور انجام کا بھلا پرہیزگاری کے لئے''۔

وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِدْرِیْسَ وَ ذَا الْكِفْلِ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ o (الانبیاء: 85) ''اور اسمٰعیل اور ادریس ذوالکفل کو (یاد کرو) وہ

---

23 اور اُن کی عقل کامل ہوجائے اور وہ قوی و توانا ہوجائیں۔ 24 بلکہ بامرِ الٰہی والہامِ خداوندی کیا۔ 25 بعضے لوگ ولی کو نبی پر فضیلت دے کر گمراہ ہوگئے اور انہوں نے یہ خیال کیا کہ حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کو حضرت سیّدنا خضر علیہ السلام سے علم حاصل کرنے کا حکم دیا گیا باوجودیکہ حضرت سیّدنا خضر علیہ السلام ولی ہیں اور دَر حقیقت ولی کو نبی پر فضیلت دینا کفرِ جلی ہے اور حضرت سیّدنا خضر علیہ السلام نبی ہیں اور اگر اَیسا نہ ہو جیسا کہ بعض کا گمان ہے تو یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کے حق میں اِبتلاء ہے علاوہ بریں یہ کہ اہلِ کتاب اِس کے قائل ہیں کہ یہ حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام پیغمبرِ بنی اسرائیل کا واقعہ ہی نہیں بلکہ موسیٰ بن ماثان کا واقعہ ہے اور ولی تو نبی پر ایمان لانے سے مرتبۂ ولایت پر پہنچتا ہے تو یہ ناممکن ہے کہ وہ نبی سے بڑھ جائے۔ (مدارک) اکثر علماء اس پر ہیں اور مشائخ صوفیہ واصحابِ عرفان کا اِس پر اتفاق ہے کہ حضرت سیّدنا خضر علیہ السلام زندہ ہیں۔ شیخ ابوعمرو بن صلاح نے اپنے فتاوٰی میں فرمایا کہ حضرت سیّدنا خضر علیہ السلام جمہور علماء وصالحین کے نزدیک زندہ ہیں' یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت سیّدنا خضر علیہ السلام اور حضرت سیّدنا الیاس علیہ السلام دونوں زندہ ہیں اور ہر سال زمانۂ حج میں ملتے ہیں۔ یہ بھی منقول ہے کہ حضرت سیّدنا خضر علیہ السلام نے چشمۂ حیات میں غسل فرمایا اور اُس کا پانی پیا واللہ تعالیٰ اعلم۔ (خازن)۔ 26 یعنی کسی کو اس کے ساتھ اس میں شرکت بھی نہیں اور اس کی وحدانیت اتنی ظاہر ہے کہ مشرکین نے بھی اپنے کسی معبودِ باطل کا نام اللہ نہیں رکھا۔ 27 اس سے نمازِ فجر مراد ہے۔ 28 اِس سے ظہر وعصر کی نمازیں مراد ہیں جو دن کے نصفِ آخر میں آفتاب کے زوال وغروب کے درمیان واقع ہیں۔ 29 یعنی مغرب وعشا کی نمازیں پڑھو۔ 30 فجر ومغرب کی نمازیں ان کی تاکیداً تکرار فرمائی گئی اور بعض مفسرین قبلِ غروب سے نمازِ عصر اور اَطرافِ نہار سے ظہر مراد لیتے ہیں' ان کی توجیہ یہ ہے کہ نمازِ ظہر زوال کے بعد ہے اور اس وقت دن کے نصفِ اوّل اور نصفِ آخر کے اطراف ملتے ہیں نصف اوّل کی اِنتہا ہے اور نصف آخر کی اِبتدا (مدارک وخازن)۔ 31 اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ کے فضل وعطا اور اُس کے انعام واکرام سے کہ تمہیں اُمّت کے حق میں شفیع بنا کر تمہاری شفاعت قبول فرمائے اور تمہیں راضی کرے جیسا کہ اس نے فرمایا ہے۔ ''وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى''۔ 32 اور اس کا مکلّف نہیں کرتے کہ ہماری خلق کو روزی دے یا اپنے نفس اور اپنے اہل کی روزی کا ذمہ دار ہو بلکہ۔ 33 اور انہیں بھی' تو روزی کے غم میں نہ پڑ' اپنے دل کو امرِ آخرت کے لئے فارغ رکھ کہ جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے کام میں ہوتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کی کارسازی کرتا ہے۔

سب صبر والے تھے''۔ 34

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ الصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَ الْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ o (الحج: 35) ''کہ جب اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود) کا ذکر ہوتا ہے اُن کے دِل ڈرنے لگتے ہیں 35 اور جو افتاد پڑے اس کے سہنے والے اور نماز برپا (قائم) رکھنے والے اور ہمارے دیئے سے خرچ کرتے ہیں''۔ 36

اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ o (المومنون:111) ''بے شک آج مَیں نے اُن کے صبر کا انہیں یہ بدلہ دیا کہ وہی کامیاب ہیں''۔

وَ مَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ يَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ وَ جَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً اَتَصْبِرُوْنَ وَ كَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا o (الفرقان: 20) ''اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول (علیہم السلام) بھیجے سب ایسے ہی تھے کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے 37 اور ہم نے تم میں ایک کو دوسرے کی جانچ کیا ہے 38 اور اے لوگو کیا تم صبر کرو گے 39 اور اے محبوب تمہارا رب دیکھتا ہے''۔ 40

اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْ لَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا وَ سَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا o (الفرقان: 42) ''قریب تھا کہ یہ ہمیں ہمارے خداؤں سے بہکا دیں اگر ہم ان پر صبر نہ کرتے 41 اور اَب جانا چاہتے ہیں جس دن عذاب دیکھیں گے 42 کہ کون گمراہ تھا''۔ 43

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَ يُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّ سَلٰمًا o (الفرقان:75) ''ان کو جنت کا سب سے اُونچا بالاخانہ اِنعام ملے گا بدلہ ان کے صبر کا اور وہاں مجرے (دُعا و آداب) اور سلام کے ساتھ اُن کی پیشوائی ہوگی''۔ 44

34 کہ اُنہوں نے محنتوں اور بلاؤں اور عبادتوں کی مشقتوں پر صبر کیا۔ 35 اس کے ہیبت وجلال سے۔ 36 یعنی صدقہ دیتے ہیں۔ 37 یہ کُفّار کے اس طعن کا جواب ہے جو انہوں نے خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کیا تھا کہ وہ بازاروں میں چلتے ہیں کھانا کھاتے ہیں یہاں بتایا گیا کہ یہ اُمور منافیٔ نبوّت نہیں بلکہ یہ تمام اَنبیاء کرام علیہم السلام کی عادتِ مستمرّہ تھی لہٰذا یہ طعن محض جہل وعناد ہے۔ 38 شانِ نُزول: شُرَفا جب اِسلام لانے کا قصد کرتے تھے تو غُرَبا کو دیکھ کر یہ خیال کرتے کہ یہ ہم سے پہلے اِسلام لا چکے ان کو ہم پر ایک فضیلت رہے گی بایں خیال وہ اِسلام سے باز رہتے اور شُرَفا کے لئے غُرَبا آزمائش بن جاتے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ابوجہل و ولید بن عقبہ اور عاص بن وائل سہمی اور نضر بن حارث کے حق میں نازِل ہوئی ان لوگوں نے حضرت سیّدنا ابوذر وابنِ مسعود وعمار ابن یاسر وبلال وصہیب وعامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ پہلے سے اِسلام لائے ہیں تو غرور سے کہا کہ ہم بھی اِسلام لے آئیں تو انہیں جیسے ہو جائیں گے تو ہم میں اور اِن میں فرق کیا رہ جائے گا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت فُقَراء مسلمین کی آزمائش میں نازِل ہوئی جن کا کُفّارِ قریش استہزاء کرتے تھے اور کہتے تھے کہ شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اِتّباع کرنے والے یہ لوگ ہیں جو ہمارے غلام اور ارذل ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ شانہٗ نے یہ آیتِ مبارکہ نازِل کی اور ان مؤمنین سے فرمایا (خازن)۔ 39 اِس فقر وشدت پر اور کُفّار کی اِس بدگوئی پر۔ 40 اِس کو جو صبر کرے اور اس کو جو بے صبری کرے۔ 41 اِس سے معلوم ہوا کہ اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعوت اور آپ کے اِظہارِ معجزات نے کُفّار پر اِتنا اثر کیا تھا اور دینِ حق کو اس قدر واضح کر دیا تھا کہ خود کُفّار کو اقرار ہے کہ اگر وہ اپنی ہٹ پر جمے نہ رہتے تو قریب تھا کہ بُت پرستی چھوڑ دیں اور دینِ اِسلام اختیار کریں یعنی دینِ اِسلام کی حقانیت ان پر خوب واضح ہو چکی تھی اور شکوک وشبہات مٹا ڈالے گئے تھے لیکن وہ اپنی ہٹ اور ضد کی وجہ سے محروم رہے۔ 42 آخرت میں۔ 43 یہ اس کا جواب ہے کہ کُفّار نے یہ کہا تھا کہ قریب ہے کہ یہ ہمیں ہمارے خداؤں سے بہکا دیں، یہاں بتایا گیا کہ بہکے ہوئے تم خود ہو اور آخرت میں یہ تم کو خود معلوم ہو جائے گا اور حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف بہکانے کی نسبت محض بے جا ہے۔ 44 ملائکہ تحیت وتسلیم کے ساتھ ان کی تکریم کریں گے یا اللہ عزوجل ان کی طرف سلام بھیجے گا۔

أُولَٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَ يَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَ مِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ o (القصص:54) ''ان کو ان کا اَجر دوبالا دیا جائے گا 45 بدلہ اُن کے صبر کا 46 اور وہ بھلائی سے بُرائی کو ٹالتے ہیں 47 اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں''۔ 48

وَ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِّمَنْ ءَامَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَ لَا يُلَقَّىٰهَآ إِلَّا الصَّٰبِرُونَ o (القصص: 80) ''اور بولے وہ جنہیں علم دیا گیا 49 خرابی ہو تمہاری اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا ثواب بہتر ہے اِس کے لئے جو اِیمان لائے اور اَچھے کام کرے 50 اور یہ اُنہیں کو ملتا ہے جو صبر والے ہیں''۔ 51

الَّذِينَ صَبَرُوا وَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ o (العنکبوت: 59) ''وہ جنہوں نے صبر کیا 52 اور اپنے رب (جلّ وعلاء) ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں''۔ 53

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَّ لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ o (الروم:60) ''تو صبر کرو 54 بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود) کا وعدہ سچا ہے 55 اور تمہیں سبک نہ کردیں وہ جو یقین نہیں رکھتے''۔ 56

يَٰبُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَوٰةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَ اصْبِرْ عَلَىٰ مَآ أَصَابَكَ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ o (لقمان: 17) ''اے میرے بیٹے نماز برپا رکھ اور اَچھی بات کا حکم دے اور بُری بات سے منع کر اور جو افتاد (مصیبت) تجھ پر پڑے 57 اِس پر صبر کر بے شک یہ ہمت کے کام ہیں''۔ 58

أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللَّهِ لِيُرِيَكُم مِّنْ ءَايَٰتِهِۦٓ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ o (لقمان: 31) ''کیا تو نے نہ دیکھا کہ کشتی دریا میں چلتی ہے اللہ (تبارک وتعالیٰ معبودِ برحق) کے فضل سے 59 تاکہ تمہیں وہ اپنی 60 کچھ نشانیاں دکھائے بے شک اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر کرنے والے شکر گزار کو''۔ 61

---

45 کیونکہ وہ پہلی کتاب پر بھی اِیمان لائے اور قرآنِ پاک پر بھی۔ 46 کہ اُنہوں نے اپنے دین پر بھی صبر کیا اور مشرکین کی ایذا پر بھی۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تین قِسم کے لوگ اَیسے ہیں جنہیں دو اَجر ملیں گے ایک اہلِ کتاب کا وہ شخص جو اپنے نبی پر بھی اِیمان لایا اور سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھی دوسرا وہ غلام جس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کا حق بھی اَدا کیا اور مولا کا بھی تیسرا وہ جس کے پاس باندی تھی جس سے قربت کرتا تھا پھر اُس کو اَچھی طرح اَدب سکھایا اَچھی تعلیم دی اور آزاد کر کے اُس سے نکاح کرلیا اس کے لئے بھی دو اَجر ہیں۔ 47 طاعت سے معصیت کو اور حلم سے ایذاء کو۔ حضرت سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ توحید کی شہادت یعنی اشھد ان لا الٰہ الا اللہ سے شرک کو۔ 48 طاعت میں یعنی صدقہ کرتے ہیں۔ 49 یعنی بنی اسرائیل کے عُلماء۔ 50 اِس دولت سے جو دنیا میں قارون کو ملی۔ 51 یعنی عملِ صالح صابرین ہی کا حصہ ہیں اور اس کا ثواب وہی پاتے ہیں۔ 52 سختیوں پر اور کسی شدّت میں اپنے دین کو نہ چھوڑا' مشرکین کی ایذا سہی' ہجرت اختیار کر کے دین کی خاطر وطن کو چھوڑنا گوارا کیا۔ 53 تمام اُمور میں۔ 54 اِن کی ایذا و عداوت پر۔ 55 آپ کی مدد فرمانے کا اور دینِ اِسلام کو تمام دینوں پر غالب کرنے کا۔ 56 یعنی یہ لوگ جنہیں آخرت کا یقین نہیں ہے اور بعث وحساب کے منکر ہیں ان کی شدّتیں اور ان کے اِنکار اور ان کے نالائق حرکات آپ کے لئے طیش اور قلق کا باعث نہ ہوں اور اَیسا نہ ہو کہ آپ ان کے حق میں عذاب کی دُعا کرنے میں جلدی فرمائیں۔ 57 اَمر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے سے۔ 58 اِن کا کرنا لازم ہے۔ اِس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نماز اور اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور صبر بر ایذا یہ اَیسی طاعتیں ہیں جن کا تمام اُمتّوں میں حکم تھا۔ 59 اِس کی رحمت اور اس کے احسان سے۔ 60 عجائبِ قدرت کی۔ 61 جو بلاؤں پر صبر کرے اور اللہ تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم کی نعمتوں کا شکر گزار رہو' صبر وشکر یہ دونوں صفتیں مومن کی ہیں۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ
مجھے دین اسلام سے پیار ہے
عبدالواحد
اینڈ سنز
شیخ عبدالواحد 0301-4556610
شیخ عبدالعلیم یوسفی 0300-4418320
شیخ حبیب احمد یوسفی 0300-4265505
محمد سلیمان یوسفی 0323-4635969
فریش ڈرائی فروٹ مرچنٹ کمیشن ایجنٹ
دکان نمبر A-3 نیو فروٹ مارکیٹ راوی لنک روڈ لاہور

دواخانہ پیغامِ صحت
پیغامِ صحت کا پیغام
جسمانی و روحانی بیماریوں کی علاج گاہ
خدمتِ انسانی
اگر آپ علاج کروا کروا کر تھک چکے ہیں
اگر آپ کا مرض کسی کی سمجھ میں نہیں آرہا
اگر آپ مہنگا ترین علاج کروانے سے قاصر ہیں
تو آج ہی پیغامِ صحت دواخانہ پر تشریف لائیں
حکیم
مزمل حسین عارف
M.A F.T.J اسلامک سٹڈیز
0300-8160837
0345-4767985
ہفتہ | سیالکوٹ | اگوگی موڑ وزیر آباد روڈ، اگوگی سیالکوٹ
اتوار | جلو موڑ باٹا پور لاہور | بازار ڈوگرائے کلاں نزد مرکزی جامع مسجد الثانی
بدھ | لالہ موسیٰ | مین جی ٹی روڈ بالمقابل سبزی منڈی نزد پنجاب بینک
جمعۃ المبارک | مریدکے | دواخانہ پیغامِ صحت پرانا رنگ روڈ لطیف پارک نزد جامع مسجد غوثیہ احمد دین والی
مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں
معدہ کے امراض، جگر کے امراض، گردہ و مثانہ کے امراض،
مردانہ و زنانہ پوشیدہ امراض، جوڑوں کا درد، بے اولادی،
الغرض طبِ اسلامی کے مطابق الحمدللہ شافی علاج کیا جاتا ہے
وقت صبح 10 تا نمازِ مغرب
مجھے دین اسلام سے پیار ہے

دار الافتاء یوسفیہ

(سجدہ سہو)

ازقلم: مفتی محمد آصف یوسفی (شیخ الحدیث جامعہ یوسفیہ)

سوال: مفتیانِ عظام سے سوال یہ ہے کہ سجدہ سہو کا مکمل طریقہ مع الدلائل تحریر فرمائیں کہ سلام سے پہلے سجدہ سہو کرنا ہے یا بعد میں اور سجدہ سہو کرنے کے بعد دوبارہ تشہد اور دُرود شریف و دُعا پڑھنی ہے کہ نہیں؟

سائل

محمد ابوبکر یوسفی

الجواب: سجدہ سہو کا راجح طریقہ یہ ہے کہ نمازی سے جب نماز میں فرض کی اَدائیگی میں تاخیر ہو جائے یا واجب بھولے سے چھوٹ جائے یا واجب میں تاخیر ہو جائے تو نمازی آخری قعدہ میں تشہد پڑھ کر ایک طرف سلام پھیرے پھر دو سجدے کرے پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیرے، اِن میں پہلا سلام سنت ہے جو سجدہ سہو کے لئے پھیرا اور دوسرا سلام واجب ہے جو خروج صلاۃ کے لئے پھیرا۔ اِس مسئلہ کی مکمل تفصیل درج ذیل ہے۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں دوپہر کے بعد کی دو نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھائی۔ (ظہر یا عصر کی) ابن سیرین نے کہا کہ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا نام تو لیا تھا۔ لیکن مَیں بھول گیا۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد ایک لکڑی کی لاٹھی سے جو مسجد میں رکھی ہوئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ اَیسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہت ہی خفا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دائیں مبارک ہاتھ کو بائیں مبارک ہاتھ پر رکھا اور اُن کی اُنگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دائیں رخسار مبارک کو بائیں مبارک ہاتھ کی ہتھیلی سے سہارا دیا۔ جو لوگ نماز پڑھ کر جلدی نکل جایا کرتے تھے وہ مسجد کے دروازوں سے پار ہو گئے۔ پھر لوگ کہنے لگے کہ کیا نماز کم کر دی گئی ہے۔ حاضرین میں حضرت سیّدنا ابوبکر اور حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ لیکن انہیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بولنے کی ہمت نہ ہوئی۔ انہیں میں ایک شخص تھے جن کے ہاتھ لمبے تھے اور انہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھول گئے یا نماز کم کر دی گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ نہ مَیں بھولا ہوں اور نہ نماز میں کوئی کمی ہوئی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لوگوں سے پوچھا۔ کیا ذوالیدین صحیح کہہ رہے ہیں۔ حاضرین بولے کہ جی ہاں! یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آگے بڑھے اور باقی رکعتیں پڑھیں۔ **پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سہو کا سجدہ کیا۔ معمول کے مطابق یا اس سے بھی لمبا سجدہ۔ پھر سر مبارک اُٹھایا اور تکبیر کہی۔ پھر تکبیر کہی اور دوسرا سجدہ کیا۔ معمول کے مطابق یا اس سے بھی طویل پھر سر مبارک اُٹھایا اور تکبیر کہی،** لوگوں نے بار بار ابن سیرین سے پوچھا کہ کیا پھر سلام پھیرا تو وہ جواب دیتے کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ پھر سلام پھیرا۔ [1]

حضرت سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عصر کی نماز میں تین رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تو ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف کھڑا ہوا جس کا نام خرباق تھا اور اس کے دونوں ہاتھ لمبے تھے، اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) کیا نماز میں تقصیر کر دی گئی ہے؟ آپ (اِس عجیب اور خلافِ معمول سوال پر) جلال میں جلدی فرماتے ہوئے نکلے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کیا اس نے سچ کہا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا،

1۔ بخاری حدیث 482، ترمذی جلد 1 ص 200 حدیث 383۔

جی ہاں! پھر آپ ﷺ نے اس ایک رکعت کو پڑھا **پھر سلام پھیرا، پھر آپ ﷺ نے سہو کے دو سجدے کئے، پھر سلام پھیرا۔** [2]

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرورِکون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعت پڑھیں، آپ سے عرض کیا گیا، کیا نماز کی رکعات میں اضافہ کردیا گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اِس سوال کا کیا سبب ہے؟ کسی نے عرض کیا، آپ ﷺ نے پانچ رکعات پڑھی ہیں، **آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کئے۔**[3]

اِمام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ و دیگر محدثین لکھتے ہیں کہ: بان ھذا الحدیث کان قبل تحریم الکلام فی الصلوۃ [4] ''یہ گفتگو کا جائز ہونا اُس وقت کا واقعہ ہے جب نماز میں اَبھی گفتگو سے منع نہیں ہوا تھا''۔

رسول اللہ ﷺ کے سجدہ ہائے سہو کرنے کی توجیہات:

محقق العصر علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اَحادیث مبارکہ میں تین سجدہ ہائے سہو کے واقعات ہیں۔ صحیح بخاری حدیث 404 میں ہے کہ آپ ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دیں، صحیح بخاری حدیث 6051 میں ہے کہ آپ ﷺ نے ظہر کی دو رکعت پڑھا دیں، اور صحیح مسلم حدیث 574 میں ہے کہ آپ ﷺ نے عصر کی نماز کی تین رکعات پڑھا دیں۔ **سہو کے یہ کل تین واقعات ہیں، بعض منکرین کمالِ نبوت اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ دیکھئے سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو بھی سہو ہوجاتا تھا، اِس کا جواب یہ ہے کہ بالفرض اگر آپ ﷺ کو نمازوں میں سہو نہ ہوتا تو ہمیں جن نمازوں میں سہو ہوتا، ہماری وہ نمازیں کس کے دامن میں پناہ لیتیں، اور ہماری نمازیں کس طرح درست ہوتیں آپ ﷺ** نے سہو واقع ہونے کے بعد سلام پھیر کر سہو کے دو سجدے کئے، پھر تشہد، دُرود شریف اور دُعا پڑھ کر دوبارہ سلام پھیر کر نماز مکمل کر دی تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ اگر نماز میں واجب کے ترک یا فرض کی اَدائیگی میں تاخیر ہو جائے تو اِس طرح سجدہ سہو کرنے سے نماز دُرست ہو جاتی ہے۔

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ سیّدِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو عملاً سہو نہ ہوتا اور آپ ﷺ صرف زبانی ہم کو سجدہ سہو اَدا کرنے کا طریقہ بتا دیتے، پھر بھی ہم کو اِس کا علم ہو جاتا، اِس اعتراض کے متعدد جوابات ہیں:

(1) اِس طرح ہمیں مسئلہ کا علم تو ہو جاتا لیکن سجدہ سہو اَدا کرنے میں سیّدالکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ پر عمل کرنے کا ہمیں اَجر و ثواب نہ ملتا اور ہمیں سجدہ سہو کی اَدائیگی میں سیّدالکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی اقتداء اور اتباع نصیب نہ ہوتی۔

(2) قرآن مجید میں ہے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: 21) ''تحقیق یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ میں تمہارے لئے عمدہ نمونہ ہے''۔

اِس آیتِ مبارکہ کا تقاضا یہ ہے کہ ہر شرعی عمل کے لئے سیّدالعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین عملی نمونہ ہے۔ اِس لئے ضروری تھا کہ نماز میں سہو ہونے کی وجہ سے نماز کی اصلاح کے لئے بھی آپ ﷺ کی زندگی میں عملی نمونہ ہوتا۔

نیز حدیث شریف میں ہے: اِمام مالک بیان کرتے ہیں کہ انہیں یہ حدیث شریف پہنچی ہے کہ خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک مَیں ضرور بھولتا ہوں یا بھلا دیا جاتا ہوں تاکہ مَیں کسی عمل کو سنت بنا دوں۔

(3) اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ کو جب نمازوں میں سہو ہوا

---

[2] صحیح مسلم ص 214 حدیث 1294-574، صحیح بخاری ص 99 حدیث 814، ترمذی ص 83 حدیث 364، ابوداؤد ص 153 حدیث 1018۔ [3] بخاری حدیث 404، صحیح مسلم حدیث 1251، سنن ابوداؤد حدیث 1020، سنن نسائی حدیث 1242، سنن ابن ماجہ حدیث 1211، مصنف ابن ابی شیبہ جلد 1 ص 246، السنن الکبریٰ حدیث 620، المنتقیٰ حدیث 196، صحیح ابن خزیمہ حدیث 595، سنن دارقطنی جلد 1 ص 339، مسند احمد جلد 1 ص 438 طبع قدیم، مسند احمد حدیث 4172، جامع المسانید لابن جوزی حدیث 4190 مکتبہ الرشد ریاض 1422ھ۔ [4] ترمذی جلد 1 ص 200 حدیث 383۔

تو یہ معلوم ہوگیا کہ اِتنے عظیم کمالات کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندہ اور بشر ہیں، خدا نہیں ہیں تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم کمالات کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کوئی الوہیت کا عقیدہ نہ رکھ لے، جیسے حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام میں علم اور قدرت کے چند کمالات دیکھ کر ان کے بعض ماننے والوں نے ان کو خدا یا خدا کا بیٹا کہہ دیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات تو حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام سے کہیں زیادہ ہیں۔

(4) سہو کی حقیقت یہ ہے کہ ایک چیز سے توجہ ہٹ کر دوسری چیز کی طرف مبذول ہوجائے، جیسے نماز میں ہماری توجہ نماز کے اَفعال سے ہٹ کر دُنیاوی کاموں کی طرف لگ جاتی ہے اور ہم کو پتا نہیں چلتا کہ ہم نے کتنی رکعت پڑھی ہیں، سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ نماز کے اَفعال کی طرف متوجہ رہتے تھے لیکن کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ نماز کے اَفعال سے ہٹ کر حسن الوہیت کی تجلیات کی طرف منعطف ہو جاتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجلیاتِ ذات اور مطالعہ صفات میں اِس طرح منہمک اور مستغرق ہوجاتے کہ نماز کی رکعات کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ نہ رہتی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سہو ہوجاتا، اِس سے معلوم ہوا کہ نماز میں ہمارا سہو دُنیا میں ڈوب جانا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سہو مولا میں کھو جانا ہے، ہمارا سہو نقص ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سہو عین کمال ہے۔ 5

اِن اَحادیثِ مبارکہ میں یہ تصریح ہے کہ قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کئے اور اس کے بعد نماز کا سلام پھیرا اور یہی اَحناف کا مذہب ہے۔ 6

سجدہ سہو میں مذاہب ائمہ اور ترجیح احناف:

نماز کے واجبات میں سے کسی واجب کے ترک کرنے سے، یا فرض کی تاخیر سے (کہ درحقیقت وہ بھی ترک واجب ہے) نماز میں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ مثلاً نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنے سے رہ گئی یا سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا رہ گیا یا قعدہ اولیٰ رہ گیا یا تین رکعات کے بعد بیٹھ کر چوتھی رکعت میں کھڑا ہوا اور اِس طرح فرض میں تاخیر ہوگئی ایسی صورت میں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ سجدہ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری تشہد پڑھنے کے بعد سلام پھیر کر دو سجدے کر لے اس کے بعد تشہد، دُرود اور دُعا پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے۔

سجدہ سہو میں آئمہ کے مسالک حسب ذیل ہیں:

حنفیہ: سلام کے بعد سجدہ سہو کرے۔

شافعیہ: سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے۔

مالکیہ: نماز میں کسی فعل کی کمی ہو تو سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے اور اگر کسی فعل کی زیادتی ہو تو بعد میں سجدہ کرے۔

حنابلہ: جن صورتوں میں خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام سے پہلے سجدہ کیا وہاں پہلے سجدہ کرے اور جن صورتوں میں بعد میں سجدہ کیا ان میں بعد میں سجدہ کرے۔

غیر مقلدین: ان صورتوں کے سوا سجدہ نہ کرے جن میں آپ نے سجدہ کیا اور وہ پانچ صورتیں ہیں، (1) دو رکعت کے بعد بلا قعدہ کھڑے ہوگئے جیسا ابن بحینہ کی روایت میں ہے۔ (2) دو رکعت کے بعد سلام پھیر دینا جیسا کہ ذوالیدین کی روایت ہے۔ (3) تین رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا جیسے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ (4) پانچ رکعات پڑھا دیں جیسا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ (5) شک کی صورت میں سجدہ کیا جیسا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔

سجدہ سہو میں آئمہ کا یہ اختلاف اَولویّت میں ہے جواز میں کسی کا اِختلاف نہیں ہے۔ صحیح اَحادیث میں شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صریح قول ہے کہ ''سلام کے بعد دو سجدے کرے''۔ شوافع جن اَحادیث سے اِستدلال کرتے ہیں اُن میں اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فعل ذکر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام سے پہلے سجدہ کیا اور یہ اَحادیث ان اَحادیث کے برعکس ہیں جن میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام

5 کبھی کبھی اللہ تبارک وتعالیٰ اَنبیاء کرام علیہم السلام پر سہو خود طاری فرماتا ہے تا کہ اِس سہو کی وجہ سے کسی اَحکام شرع کی وضاحت ہوسکے۔ 5 نعمۃ الباری شرح بخاری جلد 2 ص 146۔

کے بعد سجدہ کیا، رہا یہ کہ بعض اَحادیث میں حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قول ہے: ''سلام سے پہلے سجدہ کرو''۔ تو ان روایات کی اسانید میں ضعف ہے مثلاً حضرت سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت مسلم میں متصل ہے لیکن اِمام مسلم اس کے اتصال میں منفرد ہیں۔ اِمام مالک اِس کو مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ حضرت سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت جو نسائی میں ہے اس کی سند میں یوسف راوی ہے اس کے بارے میں نسائی کہتے ہیں غیر مشہور راوی ہے، علیٰ ہذا القیاس اس کے برخلاف صحیح روایات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ سلام کے بعد سجدہ کرو۔ مثلاً عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شك فی صلوۃ فلیسجد سجدتین بعد ما یسلم ''جس شخص کو نماز میں شک ہو وہ سلام کے بعد دوسجدے کرے''۔

عن ثوبان لکل سھوٍ سجدتان بعد ما یسلم

''حضرت سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سہو میں سلام کے بعد دوسجدے ہیں''۔

اِمام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ ہارون الرشید کے سامنے بیان کیا کہ اگر نماز میں کسی فعل کی کمی ہو تو سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے اور اگر کسی فعل کی زیادتی ہو تو بعد میں سجدہ سہو کرے۔ اِمام ابو یوسف نے اعتراض کیا کہ اگر کسی شخص سے نماز میں کمی بھی ہو اور زیادتی بھی تو وہ کیا کرے؟ اِمام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے اِس اعتراض کا کوئی جواب نہیں بن سکا۔ اِمام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر بھی یہ اعتراض بعینہٖ وارد ہوتا ہے۔ رہے غیر مقلدین تو وہ جن پانچ صورتوں میں سجدہ سہو کے قائل ہیں ان کے علاوہ دیگر صورتوں میں بھی کمی زیادتی سے سہو ہوسکتا ہے اس کی تلافی کے لئے آخر کیا طریقہ کار ہوگا؟

اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تشہد پڑھنے کے بعد سلام پھیرے، اِمام شافعی سجدہ سہو کے لئے تشہد کے قائل نہیں ہیں نیز اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سجدہ سہو واجب ہے اور اِمام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سُنّت ہے اِمام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل وہ اَحادیث ہیں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سجدہ سہو کا اَمر فرمایا ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ اَمر وجوب کے لئے آتا ہے۔ 7

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ سہو یہ ہے کہ نمازی بیٹھنے کی بجائے اُٹھ جائے یا اُٹھنے کی جگہ بیٹھ جائے یا تین اور چار رکعات والی نماز میں دو پر ہی سلام پھیر دے تو اُسے چاہئے کہ آخری قعدہ میں سلام پھیر کر دوسجدے سہو کے کرے پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیرے۔ 8

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا فتویٰ بھی یہی ہے کہ سجدتا السھو بعد السلام ''سہو کے دوسجدے سلام کے بعد ہیں''۔ 9

حضرت عطا بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ دو پڑھ کر سلام پھیر بیٹھے۔ لوگوں نے تسبیح سے اشارہ دیا تو انہوں نے پھر نماز کو مکمل کیا اور سلام کے بعد دوسجدے کئے۔ حضرت عطا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے اِسی واقعہ کا ذکر حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا تو وہ فرمانے لگے کہ انہوں نے بالکل اَحسن اور دُرست طریقہ اپنایا۔ 10

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جس شخص کو یاد نہ رہے کہ نماز میں کمی ہوئی یا اضافہ تو وہ یسجد سجدتین بعد ما یسلم ''سلام پھیرنے کے بعد دوسجدے کرے''۔ 11

حضرت سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ اَقدس ہے: ان السجود للسھو بعد السلام ''سہو کے سجدے سلام کے بعد ہیں''۔ 12

حضرت سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا فتویٰ بھی یہ ہے کہ فی سجدتی السھو یسلم ثم یسجد ثم یسلم۔ 13 ''سجدہ

7 شرح مسلم للسعیدی جلد 2 ص 139۔ 8 شرح معانی الاثار الطحاوی جلد 1 ص 259۔ 9 ایضاً۔ 10 ایضاً۔ 11 ایضاً۔ 12 ایضاً۔ 13 طحاوی جلد 1 ص 259۔

سہو میں پہلے سلام پھیرے پھر دو سجدے کر کے سلام پھیرے''۔

واجب کے بھولنے میں سجدہ سہو ہے' اس کی دلیل یہ ہے۔

حضرت سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: **اذا قام الامام فی الرکعتین فان ذکر قبل ان یستوی قائما فلیجلس فان استوی قائما فلا یجلس و یسجد سجدتی السھو** [13] ''جو دو رکعت پڑھ کر سیدھا کھڑا ہونے لگے تو اگر کھڑا ہونے سے پہلے یاد آ جائے تو بیٹھ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہو چکا تو نہ بیٹھے بلکہ سہو کے دو سجدے کر لے''۔

حدیث شریف یہ ہے: **عن ثوبان عن النبی قال: لکل سھو سجدتان بعد ما یسلم** [8] ''اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ ہر سہو پر سلام کے بعد دو سجدے کرے''۔ اِس حدیث میں ہے کہ ہر بھول میں سجدہ سہو ہے۔

بھول سے زیادہ کرنے یا نقصان کرنے سے دو سجدہ سہو کرے سلام کے بعد پھر تشہد پڑھے' پھر دوبارہ سلام کرے۔

13۔ ابو داؤد ص 157 حدیث 1036' ترمذی شریف ص 90 حدیث 391۔ 8۔ ابو داؤد ص 157 حدیث 1038' ابن ماجہ ص 171 حدیث 1219۔

(صفحہ نمبر 17 کا بقیہ)

(صفحہ نمبر 17 کا بقیہ)

ان میں سے ایک نے عرض کیا' اے محمد (صلی اللہ علیک وسلم!) مردوں میں سے بہترین کون ہے؟ (سیّد الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور عمل نیک ہو۔ دوسرے بدّو (دیہاتی) نے عرض کیا' اِسلام کے تقاضے تو بہت زیادہ ہیں' اگر کوئی ایک جامع سا عمل ہو جائے اور ہم پابندی سے اس پر عمل کریں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تیری زبان ہمیشہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) تعالیٰ کے ذکر سے تر رہنی چاہیے۔

16۔ مسند احمد حدیث 17680' حلیۃ الاولیاء جلد 9 ص 51' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 6526۔

ماں

ساڑ دیندیاں نے دُھپاں مُک جاندیاں چھاواں
جس ویلے دُنیا توں ٹر جاندیاں ماواں

کون عیباں نوں کجے ویکھ ویکھ کون رجے
خوف والا تیر ہر ویلے سینے وچ وجے
جھوٹ سچ ہن مَیں کس نوں سناواں

ہووے پتر شرابی پاویں دُنیا دا عیبی
ماں پردے ای پاندی رکھے پتر نوابی
سارے عیب کھل جاندے جدوں رُسدیاں ماواں

ماں حوصلہ ودھاندی ماں بولنا سکھاندی
نہ کدی متھے وٹ پاندی رہندی ہسدی ہساندی
کِدے کول ہن بہواں کنوں حال سناواں

جس گھر وچ ماں اے سدا رحمت دی چھاں اے
حکیم ماں دے پیراں تھلے سارا جنت جہاں اے
ویکھیں ماں نوں نہ ستائیں رُس جاندیاں وفاواں

(از حکیم محمد مزمل)

High Quality
Regd.#.4693778-4
NAGINA
Tile Bond
Building is Our Passion
NAGINA TILE BOND
High Performance For All
Multi Purpose
TILE DIRECT TO SCREED AFTER 24 HRS
Store in Dry Place
WALL & FLOOR INTERIOR EXTERIOR
SPANISH TECHNOLOGY
Suitable for all types floor and wall tiles
•Ceramic Tiles
•Quarry Tiles
•Concrete
•Brick Work
•Block Work
Hussain Ashraf 0315-4180913-0322-4465292 Email: hmhussain79@gmail.com

Muhammad Sohail
Chief Executive
HAJI AUTOS
Genuine Parts
HINO
MITSUBISHI
TOYOTA
KOMATSU
ISUZU HELI TEU TCM
Address:
82-General Bus Stand
Badami Bagh, Lahore
Pakistan
Cell: 0333-4208091
Tel:+92 42-37701456
Email:
hajiautoslhr@gamil.com

Seiko
FILTERS
and
Break Linings
سیکو فلٹرز اب بڑی گاڑیوں ہینو، بیڈفورڈ، مزدا
ٹریکٹرز کے ساتھ ساتھ موٹر سائیکلوں کے لیے بھی
آپ کی خدمت میں حاضر ہے
ایجنسی ہولڈر
ریاض آٹو ٹریڈرز 44 بادامی باغ سنٹر بادامی باغ لاہور
فون نمبر: 042-37701929

حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

ترتیب: پیرطریقت صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (ایم۔سی۔ایس)
(سجادہ نشین آستانہ عالیہ گجر پورہ شریف)

نام ونسب:

آپ رضی اللہ عنہ کا نام عمار، والد صاحب کا نام حضرت (سیّدنا) یاسر رضی اللہ عنہ اور والدہ صاحبہ کا اسم گرامی حضرت (سیّدہ) سمیہ رضی اللہ عنہا ہے (آپ رضی اللہ عنہا اسلام کی پہلی شہیدہ ہیں)۔

آپ کی کنیت ابوالیقظان ہے۔ آپ کا شمار سابقین اولین (وہ لوگ جنہوں نے اِسلام میں سبقت کی) میں ہوتا ہے۔ آپ کے والد حضرت سیّدنا یاسر رضی اللہ عنہ یمن کے باشندے اور قحطانی النسل تھے۔ ایک دفعہ اپنے گمشدہ بھائی کی تلاش میں اپنے دو بھائیوں مالک اور حارث کے ساتھ مکہ مکرمہ گئے، دونوں بھائی تو واپس آ گئے لیکن خود مکہ معظمہ میں قیام پذیر ہو گئے۔ بنومخزوم کے حلیف بن گئے اور ابو حذیفہ بن المغیرہ مخزومی کی کنیز سمیہ سے نکاح کر لیا، حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ اُن کے بطن سے پیدا ہوئے۔ ابو حذیفہ نے انہیں بچپن میں آزاد کر دیا پھر تاحیات باپ، بیٹا دونوں کو اپنے پاس بہت محبت اور شفقت سے رکھا۔ 1

حلیہ:

قد قدرے بلند، آنکھیں سرمگیں، سینہ کشادہ جسم بھرا ہوا، اور آخری وقت تک جوان اور طاقت ور دکھائی دیتے تھے۔ 2

قبولِ اِسلام:

حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تیس سے کچھ زائد آدمیوں کے بعد اِسلام لائے اور آپ اُن لوگوں میں سے ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کی راہ میں بے حد ستائے گئے۔

حذیفہ کی وفات کے بعد اِسلام کا چرچا ہوا اور حضرت سیّدنا عمار اور حضرت سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہما دونوں ایک ساتھ دامن اِسلام سے وابستہ ہوئے۔ ایک دفعہ حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ کو حضرت سیّدنا ارقم بن ارقم رضی اللہ عنہ کے دروازے پر دیکھا تو دریافت کیا کہ: کس اِرادے سے آئے ہو؟ حضرت سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: پہلے آپ اپنا مقصد بیان کریں؟ آپ نے جواب دیا: ''(خاتم النبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملاقات کر کے اُن کی باتیں سننا چاہتا ہوں۔ حضرت سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میرا بھی یہی اِرادہ ہے؟'' دونوں شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوئے اور دامن اِسلام سے وابستہ ہو گئے۔ چند دن بعد آپ کے والدین بھی دامن اِسلام سے وابستہ ہو گئے۔ 3

صبر واِستقامت:

جو شخص دامن اِسلام سے وابستہ ہو جاتا، کفار ومشرکین کی طرف سے اسے خوب تختہ مشق بنایا جاتا تھا، حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بھی اِسلام لانے کے بعد بہت ستایا گیا، لیکن آپ کے پایہ استقلال میں لغزش نہیں آئی۔

حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت سیّدنا ابوعبیدہ بن محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کفارِ مکہ نے حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ کو اپنے معبودوں کی تعریف کرنے پر مجبور کیا۔ جب اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے تو اِستفسار فرمایا: ''کیا معاملہ پیش آیا؟'' انہوں بتایا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! بہت بُرا معاملہ پیش آیا، انہوں نے مجھے اُس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف نہیں لائے اور مجھے اپنے باطل معبودوں کی تعریف کرنے پر بھی مجبور کیا۔ حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِستفسار فرمایا: ''تم اپنی دلی کیفیت کو کیسا

---

1 اسد الغابۃ جلد 4 ص 122 دار الکتب العلمیہ 1994ء، الاستیعاب جلد 3 ص 1136، دار الجیل بیروت 1992ء، سیر اعلام النبلاء جلد 1 ص 407، مؤسسۃ الرسالۃ 1985ء۔
2 سیر اعلام النبلاء جلد 1 ص 408، طبقات ابن سعد جلد 3 ص 189، دار الکتب العلمیۃ 1994ء۔ 3 اسد الغابۃ جلد 4 ص 122۔

پاتے ہو؟'' عرض کی: ''مَیں اپنے دِل کو اِیمان پر مطمئن پاتا ہوں''۔تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ''اگر مشرکین دوبارہ مجبور کریں تو تمہیں اَیسا کرنے کی اِجازت ہے''۔ 4

ایک مرتبہ نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا گزر حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی طرف ہوا حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ رو رہے تھے اور اپنی آنکھیں مَل رہے تھے سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مَا لَكَ اَخَذَكَ الْكُفَّارُ فَغَطُّوكَ فِي الْمَاءِ فَقُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ عَادُوا لَكَ فَقُلْ كَمَا قُلْتَ 5 ''کیا حال ہے کیا کافروں نے تمہیں پکڑ کر پانی میں غوطہ دیا اور تم نے اَیسا اَیسا کہا اگر اَب وہ پھر اَیسا اَیسا کہیں تو کہہ دینا'' سعید بن جبیر کہتے ہیں مَیں نے ابن عباس سے پوچھا کہ کیا مشرکین مسلمانوں کو اَیسا ستاتے تھے کہ مسلمان اپنے دین کے چھوڑ دینے میں معذور سمجھے جاتے اُنہوں نے کہا اللہ کی قسم! بہت مارتے تھے بھوکا پیاسا رکھتے تھے کہ اُٹھ کر بیٹھنا بھی مشکل ہو جاتا تھا کہتے تھے کہ جو کچھ ہم چاہتے ہیں اُس کو منظور کرو اور کہولات اور عزی ہمارے معبود ہیں، اللہ ہمارا معبود نہیں ہے جب وہ اَیسا کہہ دیتے تو چھوڑے جاتے تھے یہاں تک کہ اگر کوئی مزدور اُس طرف سے گزرتا تو کہتے کہ یہی تیرا معبود ہے اللہ تیرا معبود نہیں جان بچانے کے لئے اُس کو بھی اقرار کرنا پڑتا تھا۔

حضرت سیّدنا عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار مشرکین نے آپ کو اَنگاروں پر لٹایا ہوا تھا، سیّدِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کے پاس سے گزرے تو آپ کے سر پر اپنا دستِ اَقدس پھیرا اور فرمایا: يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا (الانبیاء: 69) عَلٰى عَمَّارٍ كَمَا كُنْتِ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ 6 ''اے آگ تو ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا عمار پر، جیسے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوئی تھی ابراہیم علیہ السلام پر۔

حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ کو اِس قدر اَذیت دی جاتی تھی یہاں تک کہ اُن کی یہ حالت ہو جاتی تھی کہ اُن کو پتہ نہیں چلتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں، اِسی طرح حضرت سیّدنا صہیب کا بھی معاملہ ہوتا، تو اللہ تبارک و تعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا (النحل: 41) 7

حضرت سیّدنا مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''سب سے پہلے جنہوں نے دینِ اِسلام کی دعوت کو عام کیا، وہ یہ 7 شخصیات ہیں: (1) سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (2) خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق (3) حضرت سیّدنا خبّاب (4) حضرت سیّدنا صہیب (5) حضرت سیّدنا بلال (6) حضرت سیّدنا عمار (7) حضرت سیدتنا اُمِّ عمار سمیہ (رضی اللہ عنہم)۔ 8

ہجرت و جہاد:

آپ رضی اللہ عنہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز اَدا کی۔ بدر و اُحد، خندق اور تمام غزوات میں سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ شرکت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ جنگ یمامہ میں بھی شرکت کی، اِس میں آپ کا کان بھی کٹ گیا تھا۔ حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ہجرت حبشہ ثانیہ میں شرکت فرمائی۔ عمر بن عثمان نے اپنے والد سے روایت کیا کہ جب حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو مبشر ابن عبدالمنذر کے پاس قیام کیا۔ سرورِ کون و مکاں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عمار بن یاسر اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کے درمیان عقد مواخاۃ کروایا۔ سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو اُن کے مکان کے لئے زمین عنایت فرمائی۔ 9

حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے سیّدِ کونین

4 طبقات ابن سعد جلد 3 ص 189۔ 5 اسد الغابۃ جلد 4 ص 122۔ 6 سیر اعلام النبلاء جلد 1 ص 410، طبقات ابن سعد جلد 3 ص 230، تاریخ دمشق جلد 43 ص 372۔ 7 سیر اعلام النبلاء جلد 1 ص 409۔ 8 مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 34508، مسند احمد حدیث 3832، سنن ابن ماجہ حدیث 150، صحیح ابن حبان حدیث 3420، حلیۃ الاولیاء جلد 1 ص 172، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 16897۔ 9 طبقات ابن سعد جلد 3 ص 189۔

حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جنوں اور اِنسانوں کے ساتھ جنگ کی ہے۔ پوچھا گیا: وہ کیسے؟ تو آپ نے بتایا کہ ہم سیّدالکونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک جگہ پر ٹھہرے مَیں نے اپنی مشک اور ڈول لیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانی پلا سکوں۔ تو آپ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کنویں پر تمہارے پاس کوئی شخص آئے گا' جو تمہیں پانی لینے سے روکے گا' کہتے ہیں کہ جب مَیں کنویں پر آیا تو وہاں ایک سیاہ رنگ کا آدمی تھا' اَیسے لگتا تھا جیسے کوئی آزمودہ کار سپاہی ہوتا ہے' اُس نے کہا کہ مَیں تمہیں پانی نہیں لینے دوں گا' اُس نے مجھے پکڑا' مَیں نے اُسے پکڑا' مَیں نے اُسے پچھاڑ دیا' مَیں نے ایک پتھر پکڑ کر اُس کو مارا' جس سے اُس کا سر اور ناک ٹوٹ گیا' مَیں نے اپنی مشک میں پانی بھرا اور سیّدالعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اَقدس میں حاضر ہو گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: ''کیا پانی پر کوئی آیا تھا؟'' تو مَیں نے سارا قصہ بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ کون تھا؟'' مَیں نے عرض کیا' جی نہیں! تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: وہ شیطان تھا۔ 10

فضائل و مناقب:

حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ نے آکر خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اَندر آنے کی اِجازت مانگی تو آپ نے فرمایا: ائْذَنُوا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ 11 ''اُنہیں اجازت دے دو' مرحبا مردِ پاک ذات و پاک صفات کو''۔

حضرت سیّدنا ہانی بن ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ہم اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اَمیر المؤمنین نے فرمایا: مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ ''مبارک ہو پاک اور پاکیزہ شخص کو''۔ پھر فرمایا: مَیں نے اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عَمَّارٌ مُلِئَ إِيمَانًا إِلَى مُشَاشِهِ 12 ''عمار بن یاسر (رضی اللہ عنہ) حلق تک اِیمان کے نور سے بھرے ہوئے ہیں''۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: إِنَّ عَمَّارًا مُلِئَ إِيمَانًا مِنْ قَرْنِهِ إِلَى قَدَمِهِ 13 ''بے شک عمار بن یاسر (رضی اللہ عنہ) سر سے پاؤں تک اِیمان سے بھرے ہوئے ہیں''۔

حضرت سیّدنا اَوس بن اَوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے اِرشاد فرمایا کہ مَیں نے قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اِرشاد مبارک فرماتے ہوئے سنا ہے: دَمُ عَمَّارٍ وَلَحْمُهُ حَرَامٌ عَلَى النَّارِ 14 ''عمار کا خون اور گوشت آگ پر حرام ہے''۔

حضرت سیّدنا علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سیّدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: أَلَيْسَ فِيكُمُ الَّذِي أَعَاذَهُ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّارًا 15 ''کیا تم میں وہ نہیں ہیں جن کو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زبانی شیطان سے پناہ دے چکا ہیں۔ اُن کی مراد حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ سے تھی''۔

حضرت خیثمہ بن عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: مجھے حدیث شریف بیان کیجیے'

10 سیر اعلام النبلاء جلد 1 ص 412۔ 11 جامع ترمذی حدیث 3798' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 34419' مسند احمد حدیث 1079-1033-779' سنن ابن ماجہ حدیث 146' مسند ابویعلی حدیث 403' صحیح ابن حبان حدیث 3412' المعجم الصغیر للطبرانی حدیث 238' مستدرک حاکم حدیث 5662' مشکوٰۃ حدیث 6235۔ 12 مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 32364' سنن ابن ماجہ حدیث 147' مسند ابویعلی حدیث 404' صحیح ابن حبان حدیث 3413۔ 13 حلیۃ الاولیاء جلد 1 ص 139۔ 14 سیر اعلام النبلاء جلد 1 ص 415' مسند بزار حدیث 760' مسند فردوس حدیث 3066' تاریخ دمشق جلد 43 ص 401' مجمع الزوائد حدیث 15602' الجامع الصغیر حدیث 6736' کنز العمال حدیث 37413۔ 15 صحیح بخاری حدیث 3742' تاریخ دمشق جلد 43 ص 409۔

تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تَسۡأَلُنِیۡ وَفِیۡکُمۡ عُلَمَاۗءُ اَصۡحَابِ مُحَمَّدٍ، وَالۡمُجَارُ مِنَ الشَّیۡطَانِ: عَمَّارُ بۡنُ یَاسِرٍ 16 ''تم مجھ سے سوال کررہے ہو جبکہ تم میں (سیّدالمرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) میں سے علماء موجود ہیں اور وہ شخصیت موجود ہیں جن کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے شیطان سے پناہ دی ہے، یعنی عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ۔

حضرت سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے اور حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ گفتگو ہوئی مَیں نے ان کو کوئی سخت بات کی پھر حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ میری شکایت کرنے کے لئے رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس گئے اور اِس کے بعد مَیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور میں گیا اُس وقت وہ میری شکایت کررہے تھے وہاں بھی مَیں نے ان کو کچھ سخت باتیں کہیں آپ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چپ بیٹھے ہوئے تھے کچھ نہیں بولتے تھے۔ حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ خالد کی حالت نہیں دیکھتے راحۃ العاشقین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نورانی سرمبارک اُٹھالیا اور فرمایا: مَنۡ عَادٰی عَمَّارًا عَادَاهُ اللّٰهُ وَمَنۡ اَبۡغَضَ عَمَّارًا اَبۡغَضَهُ اللّٰهُ ''جو شخص عمار سے دشمنی رکھے اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس سے دشمنی رکھے جو عمار سے بغض رکھتا ہو اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کو اپنا مبغوض بنادے حضرت سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ کہتے تھے اُس وقت مجھ کو دُنیا میں اِس بات سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ تھی کہ کسی طرح عمار (رضی اللہ عنہ) مجھ سے راضی ہو جائیں چنانچہ مَیں وہاں سے نکل کر حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ سے ملا (اور اُن سے معافی مانگی) پس وہ راضی ہوگئے۔ 17

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: مَا خُیِّرَ عَمَّارٌ بَیۡنَ اَمۡرَیۡنِ اِلَّا اخۡتَارَ اَرۡشَدَهُمَا 18 ''حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ کو جب بھی دو باتوں کے درمیان اِختیار دیا گیا تو اُنہوں نے اسی کو اِختیار کیا جو اِن دونوں میں سب سے بہتر اور حق سے زیادہ قریب ہوتی تھی''۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سراج السالکین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اِقۡتَدُوۡا بِالَّذَیۡنِ مِنۡ بَعۡدِیۡ مِنۡ اَصۡحَابِیۡ اَبِیۡ بَکۡرٍ وَعُمَرَ، وَاهۡتَدُوۡا بِهَدۡیِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّکُوۡا بِعَهۡدِ ابۡنِ مَسۡعُوۡدٍ 19 ''تم اِن دونوں کی پیروی کرو جو میرے اَصحاب میں سے میرے بعد ہوں گے یعنی ابوبکر و عمر کی، اور عمار کی روش پر چلو اور ابن مسعود (رضی اللہ عنہم) کے عہد (وصیت) کو مضبوطی سے تھامے رہو''۔

امیرالمؤمنین حضرت سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک مرتبہ وادیٔ بطحا میں سیّدالانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے میری ملاقات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرا ہاتھ اپنے دستِ اَقدس میں لے لیا پھر مَیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ چلنے لگا یہاں تک کہ حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ اور اُن کی والدہ کے پاس سے گزر ہوا۔ چونکہ ان دنوں انہیں اِیمان لانے کی وجہ سے بہت ستایا جاتا تھا اِس لئے نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن سے اِرشاد فرمایا: صَبۡرًا آلَ یَاسِرٍ، فَاِنَّ مَصِیۡرَکُمۡ اِلَی الۡجَنَّةِ 20 ''اے آل

---

16 سیر اعلام النبلاء جلد 1 ص 418، تاریخ دمشق جلد 43 ص 411، کنز العمال حدیث 37399۔ 17 مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 34428، مسند احمد حدیث 16814، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 8211، صحیح ابن حبان حدیث 3418، تاریخ دمشق جلد 43 ص 398، مشکوٰۃ حدیث 6256، کنز العمال حدیث 37389۔ 18 سنن ترمذی حدیث 3799، مستدرک حاکم حدیث 5665، تاریخ دمشق جلد 43 ص 407، مشکوٰۃ حدیث 6236۔ 19 جامع ترمذی حدیث 3805، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 39831، صحیح ابن حبان حدیث 3255، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث 5503، مستدرک حاکم حدیث 4451، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 16590۔ 20 معرفۃ الصحابہ لابی نعیم حدیث 6662، حلیۃ الاولیاء جلد 1 ص 140، کنز العمال حدیث 37367۔

یا سِر! صبر کرو! بے شک تمہارا اٹھکانہ جنت ہے''۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی قبلتین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اِنَّهُ لَمْ یَكُنْ نَبِیٌّ اِلَّا قَدْ اُعْطِیَ سَبْعَةَ رُفَقَاءَ نُجَبَاءَ، وَاِنَّ نَبِیَّكُمْ عَلَیْهِ السَّلَامُ اُعْطِیَ اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا: مَنْ هُمْ قَالَ: اَنَا، وَابْنَایَ وَحَمْزَةُ، وَجَعْفَرٌ، وَاَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ، وَحُذَیْفَةُ، وَعَمَّارٌ، وَالْمِقْدَادُ، وَاَبُو ذَرٍّ، وَسَلْمَانُ، وَبِلَالٌ رَحِمَهُمُ اللهُ 21 ''ہر نبی (علیہ السلام) کو سات بہترین اور عمدہ ساتھی بطور وزیر دیئے گئے ہیں جبکہ مجھے چودہ دیئے گئے ہیں۔ حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا' وہ کون کون ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے اِرشاد فرمایا: مَیں حمزہ' اور میرے دونوں بیٹے' جعفر' ابوبکر' عمر' عبداللہ بن مسعود' حذیفہ' عمار' مقداد' ابوذر' سلمان فارسی اور بلال (رضی اللہ عنہم)''۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' فرماتے ہیں: دو شخص حمام سے تیل لگائے ہوئے باہر نکلے تو اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی' آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ''تم کون ہو؟'' بولے: مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ ''ہم ہجرت کرنے والوں میں سے ہیں''۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: كَذَبْتُمَا، اِنَّمَا الْمُهَاجِرُ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ 22 ''تم جھوٹ بولتے ہو' حقیقی ہجرت کرنے والے تو حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ ہیں''۔ (نوٹ مراد اُن دونوں نے کی طرح اَعلیٰ ہجرت نہیں کی)

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّد عرب و عجم حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اَبْشِرْ یَا عَمَّارُ، تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ 23 ''تمہیں بشارت ہو اے عمار' تمہیں باغی گروہ قتل کرے گا''۔

حضرت سیّدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خندق کھودتے وقت شفیع اُمّت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''سمیہ کے بیٹے! تجھے تکالیف کا سامنا ہوگا اور تجھے باغی گروہ قتل کرے گا''۔ 24

حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے اِسلام میں پہلی مسجد بنائی' صاحب التاج حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو بوقتِ چاشت پہنچے۔ حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: ''یہ بہت ضروری ہے کہ ہم (احمد مختار حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے اَیسی جگہ بنا دیں جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوپہر میں سایہ میں بیٹھیں اور وہاں نماز اَدا فرمائیں' چنانچہ چند پتھر جمع کیے اور مسجد قباء کی بنیاد ڈالی۔ یہ اِسلام کی پہلی مسجد تھی جو بنائی گئی اور حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ نے اس کو بنایا''۔ 25

حضرت سیّدنا عبداللہ بن ابوالہذیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی مسجد بنائی تو ساری قوم اینٹ پتھر ڈھو رہی تھے' سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی ڈھو رہے تھے۔ حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ یہ رجز پڑھ رہے تھے: نَحْنُ المسلمونَ نَبْتَنِی الْمَسَاجِدَا ''ہم مسلمان ہیں جو مسجدیں بناتے ہیں''۔ ابوالقاسم حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی فرمانے لگے المساجدا اِس سے قبل حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیمار تھے' لوگوں نے کہا کہ آج عمار رضی اللہ عنہ ضرور اِنتقال فرما جائیں گے۔ داعی برحق حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ سنا تو حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ کی اینٹ کو جھٹک کر فرمایا: ویحك اور ویلك نہیں فرمایا' تم پر اَفسوس ہے' اے ابن سمیہ تم کو باغی گروہ قتل کرے گا۔ عوف نے

21 مسند احمد حدیث 1263' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم حدیث 245' مسند بزار حدیث 896' المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 6049' معرفة الصحابة لابی نعیم حدیث 4491۔ 22 مصنف عبدالرزاق حدیث 1123' حلیة الاولیاء جلد 1 ص 141۔ 23 سنن ترمذی حدیث 3800' کنز العمال حدیث 31762۔ 24 مشکوٰة حدیث 5878' صحیح مسلم حدیث 7320۔ 25 اسد الغابہ جلد 4 ص 122۔

کہا: کہ آپ نے یہ بھی فرمایا: کہ ان کا قاتل دوزخ میں ہوگا۔[26]

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی آخر الزماں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یوم خندق میں (خندق کھدوانے میں) لوگوں کا ساتھ دے رہے تھے' یہاں تک کہ آپ کا سینہ غبار آلود ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرما رہے تھے: اللھمّ انّ العَیشَ عیشُ الآخِرَہ فَاغْفِرْ لِلانصارِ وَالمُھاجِرَہ [27] ''اے اللہ (جَلَّ جَلا لک!) زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے' مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما'' (تا کہ وہ عیشِ آخرت سے مستفید ہوں)۔

حضرت سیّدنا عمران طائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مَیں نے حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ معلم اِنسانیت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰی اَرْبَعَةٍ: اِلٰی عَمَّارٍ وَعَلِيٍّ وَسَلْمَانَ وَالْمِقْدَادِ [28] ''جنت 4 اَفراد کی مشتاق ہے۔ (1) حضرت سیّدنا عمار بن یاسر (2) حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ (3) حضرت سیّدنا سلمان فارسی اور (4) حضرت سیّدنا مقداد (رضی اللہ عنہم)''۔

حضرت سیّدنا حارث بن سُوَید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ جب حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ کو اِس کی خبر ملی تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ کَاذِبًا فَاجْعَلْهُ مُوَطَّأَ الْعَقِبَیْنِ، وَابْسُطْ لَهُ مِنَ الدُّنْیَا [29] ''یا اللہ (جَلَّ جَلا لک!) اگر وہ جھوٹا ہے تو اسے دونوں گھاٹیوں کے درمیان روند ڈال اور اس کے لئے دُنیا کشادہ فرما''۔

سیرت وخصائل:

آپ رضی اللہ عنہ دُنیا سے بے رغبت رہتے تھے' اکثر خاموش رہتے تھے اور رضائے الٰہی کے ہر دم متلاشی رہتے تھے۔

حضرت سیّدنا خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کَانَ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ طَوِیْلَ الصَّمْتِ، طَوِیْلَ الْحُزْنِ وَالْکَآبَةِ، وَکَانَ عَامَّةُ کَلَامِهٖ عَائِذًا بِاللهِ مِنْ فِتْنَتِهٖ [30] ''حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بہت زیادہ خاموش رہتے اور اکثر غمزدہ و اَفسردہ رہتے اور فتنوں سے اکثر اللہ تبارک وتعالیٰ کی پناہ مانگتے''۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن ابو ہذیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنا گھر بنوایا تو حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ھَلُمَّ انْظُرْ اِلٰی مَا بَنَیْتُ میرا گھر دیکھیے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے گھر دیکھ کر فرمایا: بَنَیْتَ شَدِیْدًا وَاَمِلْتَ بَعِیْدًا اَوْ تَاْمُلُ بَعِیْدًا وَتَمُوْتُ قَرِیْبًا [31] ''آپ رضی اللہ عنہ نے مضبوط گھر تعمیر کروایا اور لمبی اُمید باندھی لیکن آپ رضی اللہ عنہ کو تو عنقریب اِس دُنیا سے رخصت ہو جانا ہے''۔

حضرت سیّدنا عبدالرحمن بن اَبزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ایک روز دریائے فرات کے کنارے چلتے ہوئے یوں عرض کی: اَللّٰھُمَّ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ اَرْضٰی لَكَ عَنِّیْ اَنْ اَتَرَدّٰی فَاَسْقُطَ فَعَلْتُ، وَلَوْ عَلِمْتُ اَنَّ اَرْضٰی لَكَ عَنِّیْ اَنْ اُلْقِیَ نَفْسِیْ فِیْ هٰذَا الْمَاءِ فَاَغْرَقَ فِیْهِ فَعَلْتُ [32] ''یا اللہ (جَلَّ جَلا لک!) اگر مجھے پتا چل جائے کہ میرے گر کر ہلاک ہونے سے تو مجھ سے راضی ہوگا تو مَیں یہ بھی کر گزروں اور اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ اس پانی میں غرق ہونا تیری رضا کا سبب ہے تو مَیں اَیسا کرنے کے لئے بھی تیار ہوں''۔

اِرشادات:

اَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَائِشَةَ عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ، فَقَالَ:

[26] طبقات ابن سعد جلد 3 ص 190۔ [27] طبقات ابن سعد جلد 1 ص 191۔ [28] **المعجم** الکبیر للطبرانی حدیث 6045' تاریخ دمشق جلد 60 ص 176 حدیث 12427' الجامع الصغیر حدیث 3351۔ [29] الزہد لوکیع حدیث 175' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 27483' الزہد لامام احمد بن حنبل حدیث 983' تاریخ دمشق لابن عساکر جلد 43 ص 448۔ [30] **الھم و الحزن** لابن ابی الدنیا حدیث 34' تاریخ دمشق جلد 43 ص 456۔ [31] مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 37525' الزہد لابی داؤد حدیث 263' قصر الامل لابن ابی الدنیا حدیث 274' شعب الایمان حدیث 10256۔ [32] الزہد لامام احمد بن حنبل حدیث 985' حلیۃ الاولیاء جلد 1 ص 142۔

اَغْرِبْ مَقْبُوحًا مَنْبُوحًا اَتُؤْذِي حَبِيبَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ 33 ''ایک شخص نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس اُم المؤمنین حضرت سیّدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عیب جوئی کی تو اُنہوں نے کہا: ہٹ مردود بدتر' کیا تو (نبی الحرمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوبہ کو اَذیت پہنچا رہا ہے؟''۔

مطرف سے مروی ہے کہ مَیں کوفہ میں ایک شخص کے پاس گیا۔ اتفاق سے ایک اور شخص اُس کے پاس بیٹھا تھا اور ایک درزی سمور یا لومڑی کی کھال کی چادر سی رہا تھا' مَیں نے کہا کیا تم نے علی (رضی اللہ عنہ) کو نہیں دیکھا کہ اُنہوں نے کیا کہا' انہوں نے اَیسا اَیسا کیا' اس شخص نے کہا او نافرمان کیا مَیں تجھے نہیں دیکھتا کہ تو امیر المؤمنین کی عیب جوئی کرتا ہے۔ میرے ساتھی نے کہا: اے ابو الیقظان (عمار رضی اللہ عنہ) صبر کرو وہ میرا مہمان ہے' پھر مَیں نے پہچانا کہ عمار رضی اللہ عنہ ہیں۔ 34

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ قرآن پاک کی کبھی ایک سورت کا کچھ حصہ یاد کرتے تو کبھی دوسری سورت کا۔ جب یہ بات محبوب احکم الحاکمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے استفسار فرمایا: لِمَ تَاْخُذُ مِنْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ وَمِنْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ ''تم کبھی ایک سُورت سے اور کبھی دوسری سُورت سے کیوں یاد کرتے ہو؟'' حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی سنا ہے کہ تَسْمَعُنِي اَخْلِطُ بِهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ مَیں نے قرآن مجید کے ساتھ غیر قرآن کو ملا دیا ہے؟'' اِرشاد فرمایا: ''نہیں''۔ تو انہوں نے عرض کیا' فَكُلُّهُ طَيِّبٌ 35 ''یہ سارے کا سارا عمدہ و پاکیزہ ہے''۔

ابووائل کہتے ہیں' حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا وہ بہت بلیغ اور مختصر تھا' پس جب وہ منبر سے اُترے تو ہم نے کہا: اے ابوالیقظان! یقیناً آپ نے بہت بلیغ اور مختصر خطبہ دیا ہے' تھوڑا سا لمبا کر دیتے' انہوں نے جواباً فرمایا: دراصل مَیں نے تاجدارِ ختم نبوت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ فَاَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا 36 ''بے شک آدمی کی نماز کا لمبا ہونا اور خطبہ کا مختصر ہونا اِس کے سمجھدار ہونے کی علامت ہے' اِس لئے تم لوگ نماز کو لمبا اور خطبہ کو مختصر کیا کرو' بے شک بعض بیان تو جادو ہوتے ہیں''۔

حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ثَلَاثٌ خِلَالٍ مَنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ خِلَالَ الْاِيمَانِ ''تین عادتیں اَیسی ہیں کہ جس نے انہیں اختیار کر لیا اُس نے اپنا ایمان کامل کر لیا''۔ آپ رضی اللہ عنہ کے کسی رفیق نے دریافت کیا کہ يَا اَبَا الْيَقْظَانِ وَمَا هٰذِهِ الْخِلَالُ الَّتِي زَعَمْتَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ خِلَالَ الْاِيمَانِ ''اے ابویقظان! (یہ حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) وہ کون سی عادات ہیں جن کی نسبت آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ انبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ''جس نے اپنے اَندر یہ عادتیں اکٹھی کر لیں اُس نے اپنا اِیمان کامل کر لیا؟'' فرمایا: اَلْاِنْفَاقُ مِنَ الْاِقْتَارِ، وَالْاِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ، وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ ''تنگی کے وقت راہِ خدا میں خرچ کرنا' اپنے نفس سے انصاف کرنا اور عالم دِین کو سلام کرنا''۔ 37

بطور عامل کوفہ تقرری:

آپ رضی اللہ عنہ کو امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کوفہ کا عامل بنا کر بھیجا تھا اور اہل کوفہ کو یہ خط لکھا تھا۔ اما

33 جامع ترمذی حدیث 3888۔ 34 طبقات ابن سعد جلد 3 ص 193۔ 35 مسند احمد حدیث 865' مجمع الزوائد حدیث 3599' کنز العمال حدیث 4112۔ 36 مسند احمد حدیث 18317۔ 37 مصنف عبدالرزاق حدیث 20489' مسند بزار حدیث 1396' مکارم الاخلاق حدیث 360' شعب الایمان حدیث 50' مجمع الزوائد حدیث 184۔

بعد فانی قد بعثت الیکم عمارا امیرا و عبد اللہ بن مسعود وزیرا و معلما و ھما من نجباء اصحاب محمد فاقتدوا بھما [38] ''بعد حمد و نعت کے معلوم ہو کہ مَیں نے عمار کو تم پر حاکم بنا کر اور عبد اللہ بن مسعود کو ان کا وزیر اور تمہارا معلم مقرر کر کے بھیجا ہے یہ دونوں (سلطان الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برگزیدہ اَصحاب میں سے ہیں پس تم سب اِن دونوں کی پیروی کرو۔

حضرت ابن ابی الھذیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مَیں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے ایک درہم گھاس (قت) خریدی' اس میں انہوں نے اس میں رسی کا اضافہ کیا' تو ان پر اعتراض کیا گیا' انہوں نے اس کو کھینچ لیا (یعنی ڈھیر میں سے نکال دیا) یہاں تک کہ اسے دو حصوں میں تقسیم کیا اور اسے اپنی پشت پر لاد کر لے گئے' حالانکہ وہ اَمیر کوفہ تھے (جس کو حکم دیتے وہ پہنچا دیتا)۔ [39]

جب امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ کو اِس عہدے سے معزول کیا تو ان سے پوچھا کہ کیا اِس معزول کرنے سے آپ کچھ نا خوش ہو گئے ہو انہوں نے جواب دیا کہ واللہ ہم حکومت ملنے سے نہ خوش ہوئے تھے نا معزول ہونے سے نا خوش ہوئے اس کے بعد آپ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہنے لگے اور ان کے ساتھ جنگ جمل اور صفین میں شریک ہوئے حضرت سیّدنا ابوعبد الرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم جنگ صفین میں امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے ہم نے دیکھا کہ جس طرف حضرت عمار رضی اللہ عنہ جھکتے تھے تمام اَصحاب اُسی طرف جھک پڑتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا عمار رضی اللہ عنہ ان سب کے رہنما ہیں۔

جب حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو اُنہوں نے یہ وصیت کی کہ مجھ کو انہیں کپڑوں کے ساتھ دفن کر دینا مَیں انہی کپڑوں کے ساتھ خدا کے سامنے جاؤں گا ان کے قاتل کے نام میں اِختلاف ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ آپ کو ابو الغادیہ مزنی یا جھنی نے قتل کیا تھا ایک نیزہ مارا تھا جس سے آپ گر گئے تو ایک دوسرے شخص نے آ کر سر کاٹ لیا۔ دونوں آدمی باہم لڑنے لگے۔ ایک کہتا تھا کہ مَیں نے قتل کیا دوسرا کہتا تھا مَیں نے قتل کیا حضرت سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم یہ دونوں دوزخ کے لئے لڑ رہے ہیں (یعنی وہ کہتا ہے مَیں دوزخی ہوں وہ کہتا ہے مَیں دوزخی ہوں) واللہ مَیں اِس وقت آرزو کرتا ہوں کہ کاش آج سے بیس برس پہلے مَیں مر گیا ہوتا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عقبہ بن عامر جھنی اور عمر بن حارث خولانی اور شریک بن سلمہ مرادی نے مل کر ان کو قتل کیا۔ [40]

ابو غادیہ (قاتل حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ) نے پانی مانگا تو شیشے کے برتن میں پانی لایا گیا' اُس نے اس میں پینے سے اِنکار کیا' پھر اس کے پاس مٹی کے پیالے میں پانی لایا گیا' تو اُس نے پیا' ایک شخص نے دیکھ کر کہا: اَوِیْ یَدٍ کَفْتَا یَتَوَرَّعُ عَنِ الشَّرَابِ فِیْ زُجَاجٍ وَلَمْ یَتَوَرَّعْ عَنْ قَتْلِ عَمَّارٍ [41] ''تو شیشے میں پانی پینے سے تقویٰ کرتا ہے' اور عمار رضی اللہ عنہ کے قتل سے تقویٰ نہیں کرتا''۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے' فرماتے ہیں: مَیں نے خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ''یہ تمہارے ساتھ ایک اَیسے معرکے میں شریک ہوں گے جس کا اَجر بہت زیادہ ہو گا اور اس کا تذکرہ بکثرت ہو گا اور اس کی تعریف کرنا اچھا ہے''۔ [42]

حضرت سیّدنا ابو بَختَرِی اور مَیسَرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جنگِ صفین کے دن حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو دودھ پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اُسے پینے کے بعد فرمایا: ھٰذِہٖ آخِرُ شَرْبَةٍ اَشْرَبُھَا مِنَ الدُّنْیَا [43] ''(شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دی ہوئی غیبی خبر کے مطابق یہ میری زندگی کا آخری مشروب ہے''۔ یہ کہنے کے بعد حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

[38] اسد الغابۃ جلد 4 ص 122۔ [39] طبقات ابن سعد جلد 3 ص 193۔ [40] اسد الغابۃ جلد 4 ص 122۔ [41] طبقات ابن سعد جلد 3 ص 197۔ [42] حلیۃ الاولیاء جلد 1 ص 142۔

قتال میں مصروف ہوگئے یہاں تک کہ جامِ شہادت نوش فرما گئے''۔

حضرت سیّدنا ابو سِنان دُوَلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: مَیں نے دیکھا کہ حضرت سیّدنا عمار بن یاسِر رضی اللہ عنہ نے مشروب منگوایا تو ایک پیالے میں دودھ پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اُسے پی کر فرمایا: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالْيَوْمَ اَلْقَى الْاَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَحِزْبَهٗ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ آخِرَ شَيْءٍ تُزَوَّدُهٗ مِنَ الدُّنْيَا ضَيْحَةُ لَبَنٍ ''اللہ (تبارک و تعالیٰ جَلَّ شانہٗ) اور اُس کے (پیارے محبوب آخری) رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان حق ہے' مَیں آج اپنے آقا و مولیٰ حضرت سیّدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ سے جاملوں گا کیونکہ (اِمام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق میری زندگی کی آخری غذا دودھ ہے''۔ پھر فرمایا: وَاللّٰهِ لَوْ هَزَمُوْنَا حَتّٰى يُبَلِّغُوْنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ لَعَلِمْنَا اَنَّا عَلٰى حَقٍّ، وَهُمْ عَلٰى بَاطِلٍ 44 ''اللہ کی قسم! اگر دشمن ہمیں شکست دے کر مقامِ ہجر کی چوٹیوں تک بھی دھکیل دے پھر بھی ہمیں یقین ہے کہ ہم حق پر اور وہ باطل پر ہیں''۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے' فرماتے ہیں: مَا اَعْرِفُ اَحَدًا خَرَجَ يَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ اِلَّا عَمَّارًا 45 ''مَیں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کو نہیں جانتا جو (جنگ صفین) میں رضائے الٰہی اور یوم آخرت کے لئے لڑا ہو''۔

حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ 93 برس کی عمر میں 37ھ میں جنگ صفین میں امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی ہمراہی میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ 46

43 تاریخ دمشق جلد 43 ص 468' مجمع الزوائد حدیث 15623۔ 44 طبقات ابن سعد جلد 3 ص 237' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 40646' مستدرک حاکم حدیث 5651' مجمع الزوائد حدیث 15625۔ 45 حلیۃ الاولیاء جلد 1 ص 142۔ 46 طبقات ابن سعد جلد 3 ص 200۔

(صفحہ نمبر 13 کا بقیہ)

(صفحہ نمبر 13 کا بقیہ)

کرو اور راہِ صواب پر چلتے رہو' پس بیشک صورتحال یہ ہے کہ تم میں سے کسی کو اِس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اور نہ آپ کو یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور نہ مجھے' مگر یہ کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے''۔ 2

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''(حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) میں سے اَیسے لوگوں کا ذکر کیا گیا' جو بڑی سختی سے عبادت کرنے میں گڑ چکے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ اِسلام کا چسکا' شدت اور حرص ہے اور ہر چسکے کی حرص اور اِس میں اَفراط ہوتا ہے' لیکن ہر اَفراط کے بعد سستی اور ٹھہراؤ بھی ہوتا ہے' پس جس کا ٹھہراؤ کتاب وسنت کی طرف ہوا اُس نے سیدھے راستے کا قصد کیا اور جس کی سستی اللہ (جَلَّ جَلَالُهٗ) کی نافرمانیوں کی طرف ہوئی تو وہ ہلاک ہونے والا ہوگا''۔ 3

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اِتنے عمل کی تکلیف اُٹھاؤ' جس کی تم کو طاقت ہے' پس بیشک بہترین عمل وہ ہے جس پر ہمیشگی اِختیار کی جائے' اگرچہ وہ تھوڑا ہو''۔ 4

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''جب (نبی رحمت حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو اُس وقت میرے پاس فلاں خاتون بیٹھی ہوئی تھی' مَیں نے اُس کی نماز کا ذکر کیا' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رہنے دو' تم اپنے اوپر اِتنا عمل لازم کرو' جس کی تم طاقت رکھتے ہو' اللہ کی قسم ہے' اللہ (جَلَّ جَلَالُهٗ) اُس کی کمی نہیں فرماتا' یا اُس کی رحمت نہیں اُکتاتی' جب تک تم نہ اُکتا جاؤ' بیشک اللہ (جَلَّ جَلَالُهٗ) کو سب سے پسندیدہ دین وہ ہے' جس پر آدمی ہمیشگی اِختیار کرے''۔ 5

2 صحیح بخاری حدیث 5673' مسند ابوداؤد طیالسی حدیث 2441' مسند احمد حدیث 7203' صحیح مسلم حدیث 2816' سنن ابن ماجہ حدیث 4201' مسند ابویعلی حدیث 1775۔ 3 مسند احمد حدیث 6539' مسند بزار حدیث 2401۔ 4 سنن ابن ماجہ حدیث 4290' مسند احمد حدیث 8600' صحیح مسلم حدیث 782' سنن ابوداؤد حدیث 1368۔ 5 مسند احمد حدیث 24245' صحیح بخاری حدیث 43' صحیح مسلم حدیث 785' کنز العمال حدیث 17982۔

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (البقرۃ:۳)

(اور متقی وہ ہیں کہ) ہم نے انہیں جو دیا ہے اُس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں

بفیضانِ نظر

مُنیر احمد یوسفی

بفضلہ تعالیٰ عطیات' صدقات' زکوٰۃ' کے صحیح استعمال کے لئے بااعتماد اور فعال ادارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی پنجاب انجمن اشاعت دین اسلام پنجاب

24 سال سے پنجاب بھر میں دن رات فلاحی کاموں' مدارس و مساجد کی تعمیر و ترقی' نگینہ ہسپتال کے ذریعے غریب و نادار مریضوں کے علاج و معالجے اور مدارس کے ہاسٹلز میں داخل طلباء و طالبات کی خوراک' تعلیم و تربیت' اصلاحِ مسلم' دعوتِ دین کا فریضہ' ایمبولینس سروس' سیلاب متاثرین اور ہر قسم کے ہنگامی حالات میں امدادی کاموں میں پیش پیش ہیں اور یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ ترقی کی راہ پر گامزن ہے

ماہانہ خرچہ کم و بیش	تعداد	پروجیکٹ
دس لاکھ روپے	10	مساجد
بیس لاکھ روپے	16	جامعات
پچاس ہزار روپے فی کس	2	ایمبولینس سروس
تین لاکھ روپے	1	نگینہ ہسپتال
پانچ لاکھ روپے	ششماہی	فری آئی و میڈیکل کیمپوں کا قیام
تین ہزار روپے	فی کس	افطارہ سحر
ساٹھ ہزار روپے	کتب	دعوت و تبلیغ
تین لاکھ روپے	1	نگینہ دار ارقم سکول
پچاس ہزار روپے	عطیات صدقات	غربا و مساکین کی امداد
چھ ہزار روپے	فی کس	طالب علم (کھانا ہاسٹل)

منصوبہ جات و خدمات

- مساجد و مدارس
- جامعات و سکول
- فری میڈیکل کیمپ
- فری آئی کیمپ (ششماہی)
- دعوت و تبلیغ
- اشاعت کتب و رسائل
- اجتماعی قربانی پروگرام
- افطار و سحر و اجتماعی اعتکاف
- ایمبولینس سروس
- ہنگامی امداد (قدرتی آفات)
- اجتماع اور محافل کا انعقاد
- غربا و مساکین کی امداد
- دار الافتاء

خدمت انسانیت' رضائے الٰہی اور بہترین صدقہ جاریہ کے لئے اپنے

عطیات' صدقات زکوٰۃ اور فطرانہ

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب و انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب کو دیجئے

بشیر احمد یوسفی 0313-3333777

جلیل احمد یوسفی 0321-8888693

Easy Paisa اور Jazz Cash

+92320 6000070
+92300 4274936 اکاؤنٹ نمبر

یو بی ایل بینک اکاؤنٹ ٹائٹل نگینہ سوشل سوسائٹی 051601031842 برانچ چمڑا منڈی کا چھو پورہ لاہور

یو بی ایل بینک اکاؤنٹ ٹائٹل انجمن اشاعت دین اسلام 050901014603 برانچ شادباغ لاہور

بیرونِ ملک سے آن لائن عطیات بھیجنے والے احباب سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک کے اس اکاؤنٹ نمبر پر عطیات بھیجیں IBAN:PK50SCBL 0000001710198101

ہیڈ آفس جامع مسجد نگینہ 977-A بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور
0313-3333777,0300-4274936

امثال القرآن

(قسط 5)

ازقلم: کنیز فاطمہ یوسف (پرنسپل جامعہ یوسفیہ دارِ جمیلہ)

بارش سے حق و باطل کی مثال:

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِیَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّیْلُ زَبَدًا رَّابِیًا وَ مِمَّا یُوْقِدُوْنَ عَلَیْهِ فِی النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْیَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ كَذٰلِكَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَ الْبَاطِلَ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَیَذْهَبُ جُفَآءً وَ اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْكُثُ فِی الْاَرْضِ كَذٰلِكَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ (الرعد: 17) ''اس نے آسمان سے پانی اُتارا تو نالے اپنے اپنے لائق بہہ نکلے تو پانی کی رو اس پر اُبھرے ہوئے جھاگ اُٹھا لائی اور جس پر آگ دہکاتے ہیں گہنا یا اور اَسباب بنانے کو اس سے بھی ویسے ہی جھاگ اُٹھتے ہیں اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) بتاتا ہے کہ حق اور باطل کی یہی مثال ہے تو جھاگ تو پُھک کر دُور ہوجاتا ہے اور وہ جو لوگوں کے کام آئے زمین میں رہتا ہے اللہ (تبارک وتعالیٰ) یوں ہی مثالیں بیان فرماتا ہے''۔

وضاحت:

اِس مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ باطل اُس جھاگ کی طرح ہوتا ہے جو ندیوں میں ان کی وسعت کے مطابق بہتے پانی کی سطح پر اور سونا، چاندی، تانبہ، پیتل وغیرہ پگھلی ہوئی معدنیات کی مائع سطح پر ظاہر ہوتی ہے جبکہ حق جھاگ کے علاوہ باقی بچ جانے والی اَصل چیز کی طرح ہوتا ہے تو جس طرح بہتے پانی یا پگھلی ہوئی معدنیات کی سطح پر جھاگ ظاہر ہو کر جلدی زائل ہوجاتی ہے اَیسے ہی باطل اگرچہ کتنا ہی اُبھر جائے اور بعض حالتوں اور وقتوں میں جھاگ کی طرح حد سے اُونچا ہوجائے لیکن اَنجام کار مٹ جاتا ہے اور حق اَصل چیز اور صاف جوہر کی طرح باقی و ثابت رہتا ہے۔ 1

اِمام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس آیت مبارکہ میں مذکور مثال کی بہت اچھی وضاحت فرمائی ہے، اِس کا خلاصہ یہ ہے کہ ''اس آیت مبارکہ میں پانی سے مراد قرآن پاک اور ندیوں سے مراد بندوں کے دِل ہیں یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ معبودِ برحق نے اپنی کبریائی، جلالت اور اِحسان کے آسمان سے رحمت کا پانی یعنی قرآن پاک بندوں کے دِلوں کی ندیوں میں نازل فرمایا تو جس طرح ندیوں میں پانی جگہ پاتا ہے اسی طرح دِلوں میں قرآنی علوم کے اَنوار جگہ پاتے ہیں اور جس طرح ندیوں میں ان کی گنجائش اور وسعت کے اعتبار سے پانی کم یا زیادہ ہوتا ہے اسی طرح دِلوں کی پاکیزگی اور نجاست، قوتِ فہم کی زیادتی اور کمی کے اِعتبار سے ان میں قرآن پاک کے اَنوار کم اور زیادہ ہوتے ہیں۔ اور جس طرح بہتے پانی کی سطح پر اُبھرنے والی جھاگ اور پگھلی ہوئی معدنیات کی سطح پر ظاہر ہونے والا میل کچیل جلدی زائل ہوجاتا ہے اسی طرح قرآن مجید کے مَضامین میں بظاہر جو شکوک و شبہات ہوتے ہیں وہ اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اِرشادات اور علمائے کرام کے بیانات سے جلدی زائل ہوجاتے ہیں اور عقائد، شرعی اَحکام کی تصریحات، ہدایات اور علمی نِکات باقی رہ جاتے ہیں۔ 2

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْكُلُ النَّاسُ وَ الْاَنْعَامُ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَ ازَّیَّنَتْ وَ ظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَیْهَاۤ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَیْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِیْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ (یونس: 38) ''دُنیا کی زندگی کی کہاوت تو اَیسی ہی ہے جیسے وہ پانی کہ ہم نے آسمان سے اُتارا تو اس کے سبب زمین سے اُگنے والی چیزیں گھنی ہو کر نکلیں جو کچھ آدمی اور

1 مدارک، الرعد، تحت الآیۃ: 17، ص 554، ملخصاً۔ 2 تفسیر کبیر، الرعد، تحت الآیۃ: 17، 7/ 29، ملخصاً۔

چوپائے کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا سنگار لے لیا اور خوب آراستہ ہوگئی اور اس کے مالک سمجھے کہ یہ ہمارے بس میں آگئی ہمارا حکم اس پر آیا رات میں یا دن میں تو ہم نے اسے کر دیا کاٹی ہوئی گویا کل تھی ہی نہیں ہم یونہی آیتیں مُفصّل بیان کرتے ہیں غور کرنے والوں کے لئے“۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِیْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِؕ كَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَكُوْنُ حُطٰمًاؕ وَ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیْدٌۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○ (الرعد: 20) ”جان لو کہ دُنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اَولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا اِس مینہ کی طرح جس کا اُگا یا سبزہ کسانوں کو بھایا پھر سوکھا کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن (پامال کیا ہوا) ہوگیا اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا اور دُنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال“۔

وضاحت:

مذکورہ دونوں آیات مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارحم الراحمین نے دُنیوی زندگی کی ایک مثال اِرشاد فرمائی کہ دُنیا کی زندگی اَیسی ہے جیسے وہ بارش جس کا اُگایا ہوا سبزہ کسانوں کو اَچھا لگتا ہے پھر وہ سبزہ کسی زمینی یا آسمانی آفت کی وجہ سے سوکھ جاتا ہے تو تم اس کی سبزی (سبز رنگ) جاتے رہنے کے بعد اسے زرد دیکھتے ہو پھر وہ پامال کیا ہوا بے کار ہو جاتا ہے۔ یہی حال دُنیا کی اس زندگی کا ہے جس پر دُنیا کا طلبگار بہت خوش ہوتا ہے اور اس کے ساتھ بہت سی اُمیدیں رکھتا ہے لیکن وہ اِنتہائی جلد گزر جاتی ہے۔ اس دُنیا کے مقابلے میں آخرت ہے جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ احکم الحاکمین کا سخت عذاب بھی ہے جو دُنیا کے طلبگاروں، لہو ولعب میں زندگی گزارنے والوں اور آخرت سے بے پرواہ لوگوں کیلئے ہے جو بطورِ خاص کفار ہیں جبکہ دوسری طرف آخرت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے بخشش اور اس کی خوشنودی بھی ہے جو اس آدمی کیلئے ہے جس نے دُنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ دُنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔ دُنیا دھوکے کا سامان اُس کے لئے ہے جو دُنیا ہی کا ہو جائے اور اس پر بھروسہ کرلے اور آخرت کی فکر نہ کرے اور جو شخص دُنیا میں رہ کر آخرت کا طلبگار رہو اور دُنیوی اَسباب سے بھی آخرت ہی کے لئے تعلق رکھے تو اس کے لئے دُنیا وآخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہے۔

شیطان:

كَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ○ (الحشر: 16) ”جیسے شیطان کی مثال جب اُس نے آدمی سے کہا: ”کفر کر“ پھر جب اُس نے کفر کرلیا تو کہا: بیشک مَیں تجھ سے بیزار ہوں بیشک مَیں اُس اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود) سے ڈرتا ہوں جو سارے جہانوں کا رب ہے“۔

وضاحت:

اِس آیت مبارکہ میں منافقوں اور یہودیوں کی ایک مثال بیان کی جا رہی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ منافقوں کا بنونضیر کے یہودیوں کے ساتھ سلوک اَیسا ہے جیسے شیطان کی مثال کہ اُس نے اپنے مکروفریب سے آدمی کو کفر کرنے کا کہا اور جب اُس نے کفر کر لیا تو اس سے برأت کا اِظہار کرتے ہوئے کہہ دیا کہ مَیں تجھ سے بیزار ہوں اور بیشک مَیں اُس اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلّ سلطانہٗ) کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا رب ہے۔ اَیسے ہی منافقوں نے بنونضیر کے یہودیوں کو مسلمانوں کے خلاف اُبھارا، جنگ پر آمادہ کیا، اُن سے مدد کے وعدے کئے اور جب اُن کے کہنے سے یہودیوں نے مسلمانوں سے جنگ کی تو منافق اپنے گھروں میں بیٹھے رہے اور یہودیوں کا ساتھ نہ دیا۔ [3]

---

[3] خازن، الحشر، تحت الآیۃ: 16، 4 / 251، مدارک، الحشر، تحت الآیۃ: 16، ص 1227، ملتقطاً۔

یَدْعُوْنَ تَدْعُوْنَ

تحقیق انیق: پیر طریقت رہبر شریعت حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب لطیف: پیر طریقت رہبر شریعت منیر اسلام منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ نے ایک سو دس صحیفے اور تین کتابیں نازل کی مگر کسی کی حفاظت کا ذمہ نہ کیا مگر جب کتاب لاریب کی باری آئی تو تو فرمایا:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ''ہم نے اِس قرآن مجید کو نازل کیا ہم ہی اِس کے محافظ ہیں''۔

دشمنانِ اسلام نے ہر طرح کی کوشش کر کے دیکھ لیا کہ قرآن مجید کے الفاظ تو تبدیل نہیں کر سکے تو آیات قرآنیہ پڑھ کر غلط تشریحات شروع کر دی جو تحریف قرآن کا سبب بنی اور اُمّت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

قبلہ پیر طریقت رہبر شریعت امین علم لدنی حضرت علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ نے بندۂ ناچیز کے والد گرامی پیر طریقت رہبر شریعت منیر اسلام حضرت علامہ مولانا منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کو لفظ (یدعون تدعون) کے ساتھ 57 آیات مبارکہ تحریر کروائیں جن کا اطلاق بے علم لوگوں نے اولیاء اللہ اور اَنبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ کر دیا جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ نے بندوں کے لئے نازل کیا تھا۔

اِس سلسلہ وار مضمون میں 57 آیات مبارکہ کو 1400 سالہ تاریخ اسلام کے صحیح عقیدہ مفسرین اور محدثین کی تفاسیر اور احادیث کے ساتھ بیان کیا جائے گا تاکہ ہر مسلمان جان سکے کے تحریف قرآن کا جرم کس طرح کیا گیا۔

آیت مبارکہ نمبر 1:

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے۔اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا وَاِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا[1]

''یہ کہ شرک والے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبسیط و بے حد) کے سوا نہیں پوجتے مگر عورتوں کو اور نہیں پوجتے مگر سرکش شیطان کی''۔

پوجا اور پکار معنوں کے اِعتبار سے دو مختلف چیزیں ہیں۔ پوجا کو عربی میں عِبَادَةٌ اور انگریزی میں Worship کہتے ہیں جبکہ پکار کو عربی میں دُعَاءٌ اور انگریزی میں Call۔ پوجا صرف اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبسیط و بے حد کی ہے مگر پکار مخلوق کو بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن ایک شرط ہے کہ مخلوق کو اِلٰہ یا اِلٰہ کا شریک یا اِلٰہ جیسا سمجھ کر نہ پکارا جائے کیونکہ غیرِ خدا کو اِلٰہ یا اِلٰہ کا شریک سمجھ کر پکارنا بھی جائز نہیں بلکہ شرکِ عظیم ہے۔

اِبتدائے آفرینش سے آج تک صرف اور صرف ایک ہی ذات' پوجا یعنی عبادت کے لائق ہے جس کا اِسم ذات ''اللہ'' (تبارک وتعالیٰ) ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود کی ذات اَزل سے وحدہٗ لاشریک ہے کسی بھی لحاظ سے کوئی بھی اُس کا شریک نہیں۔ ماسوا اللہ یعنی ذات وصفات رَب ذو الجلال والاکرام کے کائنات کی ہر چیز مخلوق ہے اور مخلوق کا کوئی فرد اللہ تبارک وتعالیٰ کا شریک نہیں۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء کرام علیہم السلام' اُس کے عظیم' پیارے' برگزیدہ' معصوم عن الخطاء اور مخلوق میں سب سے اَرفع واعلیٰ نمائندے اور بندے ہیں' جنہوں نے خدائے وحدہٗ لاشریک کی اُلوہیت کا چرچا کیا۔ ہر رسول اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی رسالت اور نبوت کا اِعلان فرمایا اور رَبُّ العالمین کی بندگی کی تعلیم دی اور فرمایا: اَنْ لَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ[2] ''یہ کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو''۔ حضرت سیّدنا نوح علیہ السلام سے لے کر سیّد المرسلین خاتم الانبیاء حبیب کبریاء جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ہر عظیم اور پیارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معبودانِ باطل کی زبردست اور بھرپور انداز میں تردید فرمائی۔

[1] سورۃ النسآء: 117۔ [2] ھود: 26۔

سیّد الانبیاء محبوب کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جب مبعوث فرمائے گئے تو اُس وقت کے لوگ تقریباً 360 جھوٹے خداؤں کی پرستش کرتے ہوئے شرک کے عظیم گناہ میں مبتلا تھے۔

مشرکین نے بیت اللہ شریف کو بتوں سے سجا رکھا تھا اور اُن بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے معبودانِ باطل کو بیخ و بن سے اُکھاڑ پھینکا۔ بیت اللہ شریف کو پاک صاف فرمایا اور لوگوں کو معبودِ برحق اللہ تبارک وتعالیٰ کی اُلوہیت اور وحدانیت سے روشناس کرایا۔ دعوت و پیغامِ حق سے لوگوں کے سینوں میں محبتِ الٰہی اور اپنی اطاعت و غلامی اور عشق کے نور سے منور فرمایا۔

خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا مشرکینِ مکہ مکرمہ کے ساتھ یہی مقابلہ تھا کہ مشرکین لکڑی اور پتھر کی مورتیوں کو بھی ''اِلٰہ'' مانتے تھے جب کہ شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ الٰہ وحدہٗ لاشریک اللہ تبارک وتعالیٰ کی اُلوہیت کا چرچا فرماتے تھے اور معبودانِ باطل کو رد فرماتے تھے۔

قرآنِ مجید میں جہاں کہیں بھی معبودانِ باطل اور اُن کے پجاریوں کا ذکر فرمایا گیا ہے' اُن سے مراد وہ لوگ ہیں جو لکڑی اور پتھر کے بتوں کو معبود سمجھتے تھے اور یہی وہ جرم ہے جو تمام جرموں سے بڑا اجرم ہے۔ جس کی کسی بھی صورت میں بخشش نہیں' تاوقتیکہ یہ جرم کرنے والا مرنے سے پہلے تائب نہ ہو جائے اور خدائے وحدہٗ لاشریک کی اُلوہیت اور اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی رسالت کو نہ مان لے۔ اِرشادِ خداوندی ہے:-

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ۔۔۔۔ 3 ''بے شک اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ) اِس (جرم عظیم) کو نہیں بخشتا کہ اُس کا شریک ٹھہرایا جائے اور اُس کے سوا کتنے ہی جرائم کیوں نہ ہوں' بخش دیتا ہے جس کے لئے چاہتا ہے''۔

یاد رہے کافر اور مشرک دونوں ہی ناقابل بخشش لوگ ہیں۔ کافر اِنکارِ نبی ﷺ کی وجہ سے اور مشرک اِنکارِ نبی ﷺ اور اِنکارِ توحید باری تعالیٰ کی وجہ سے۔

قرآنِ مجید کی اَیسی آیات مبارکہ جن میں ربِّ کائنات نے مشرکین کے شرک کا رد فرمایا ہے' وہاں تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ یا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ کے الفاظ اِرشاد فرمائے ہیں۔ جن سے مراد لامحالہ وہی لکڑی اور پتھر کی مورتیاں اور بت ہیں جن کو مشرکین اِلٰہ سمجھتے ہیں اور اپنا معبود سمجھ کر پوجتے تھے یا معبود سمجھ کر پکارتے تھے۔ اگر کسی نے کسی نیک بندے کا بت بنا کر اُس کی پرستش کی تو ربِّ کائنات عزوجل نے اُس بت' مورتی اور اُس کے ماننے والے کی تردید فرمائی نہ کہ اپنے برگزیدہ بندوں کو ہی اپنی بندگی سے خارج کر دیا۔ جیسا کہ حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام اور اللہ جل جلالہ کے مکالمہ سے (سورۃ المائدۃ کی آیت نمبر 116 سے 117 تک) وضاحت موجود ہے۔

وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَاۤ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ○ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِيْ بِهٖۤ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ 4 ''اور جب اللہ (تبارک وتعالیٰ) فرمائے گا' اے مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) کیا تو نے لوگوں کو کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے سوا معبود بنا لو؟ تو (حضرت سیّدنا) عیسیٰ (علیہ السلام) عرض کریں گے' تیری ذات (ہر شریک سے) پاک ہے۔ میری کیا مجال تھی کہ مَیں اَیسی بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں۔ اگر مَیں نے اَیسی بات کہی ہوتی تو تجھے ضرور معلوم ہوگا۔ تو جانتا ہے جو میرے دِل میں ہے اور مَیں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے۔ بے

3 النسآء:116۔ 4 المائدہ:117-116۔

شک تو ہی ہے سب غیبوں کا جاننے والا۔ مَیں نے تو اُن سے نہ کہا مگر وہی جو تو نے مجھے حکم فرمایا تھا کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے''۔

لیکن مقامِ اَفسوس ہے کہ جو آیاتِ مبارکہ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبسیط و بے حد وحدہٗ لاشریک نے لکڑی اور پتھر کی مورتیوں اور اُن کے پجاریوں کے خلاف نازل فرمائی ہیں۔ آج کل بے خوفی اور ظلم سے اُنہی آیاتِ مبارکہ کو اَنبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم پر چسپاں کر دیا جاتا ہے۔

اَیسے پُرفتن دَور میں جب لوگ دینِ برحق کی سچائی کو بیان کرنے کی بجائے غلط عقائد و نظریات کا چرچا کرنے میں مصروف ہیں اور آیاتِ قرآنیہ کو غلط معنی پہنا کر اپنے مشن کی تکمیل کے خواب دیکھ رہے ہیں' اَیسے حالات میں حقائق کو واضح کرنے کے لئے پیر طریقت رہبر شریعت امین علم لدنی حضرت علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآنِ مجید سے 57 آیاتِ مبارکہ کی وضاحت کی ہے۔ جن سے بے علم' بے عقل اُمّتِ مسلمہ کو مشرک بنا رہے ہیں اور اَولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کو بتوں کی صف میں کھڑا کر رہے ہیں۔ اِس صورت حال کے پیشِ نظر پیر طریقت رہبر شریعت امین علم لدنی حضرت علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآنِ مجید' اَحادیثِ مبارکہ اور تفاسیر کی روشنی میں حقائق بیان کئے ہیں۔

اِس سلسلہ میں سب سے پہلے سورۃ النسآء کی آیت نمبر 117 پیش کی جاتی ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے: اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝ (سورۃ النسآء: 117) پہلے اِس آیتِ مبارکہ کے مختلف مترجمین کے تراجم ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ ''نہیں پکارتے سوائے اُس کے مگر عورتوں کو اور نہیں پکارتے مگر شیطان سرکش کو''۔ (شاہ رفیع الدین)

2۔ ''اُس کے سوائے پکارتے ہیں سو عورتوں کو اور اُس کے سوائے پکارتے ہیں سو شیطان سرکش کو''۔ (شاہ عبدالقادر)

3۔ ''اللہ کے سوا نہیں پکارتے مگر عورتوں کو اور نہیں پکارتے مگر شیطان سرکش کو''۔ (محمود الحسن)

4۔ ''اللہ کے سوا عورتوں کو پکارتے ہیں اور شیطان مردود کو پکارتے ہیں''۔ (ثناء اللہ امرتسری)

5۔ ''یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر پکارتے بھی ہیں تو بس زنانی چیزوں کو یہ لوگ پکارتے ہیں تو بس شیطان سرکش کو''۔ (عبدالماجد دریا بادی)

6۔ ''اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو پکارتے ہیں وہ عورتیں ہی ہیں بلکہ (درحقیقت) شیطان سرکش ہی کو پکارتے ہیں''۔ (نواب وحید الزماں حیدر آبادی)

7۔ ''(یہ مشرک) خدا کے سوا تو بس عورتوں ہی کو پکارتے ہیں یعنی بس شیطان سرکش (کے کہے میں آ کر اُن) کو پکارتے ہیں''۔ (ڈپٹی نذیر احمد دہلوی)

8۔ ''یہ مشرک اللہ کے سوا عورتوں ہی کو پکارتے ہیں اور یہ مشرک بس سرکش شیطان ہی کو پکارتے ہیں''۔ (عاشق الٰہی صاحب میرٹھی)

مذکورہ بالا تمام مترجمین نے اِس آیتِ مبارکہ میں يَدْعُوْنَ کے معنی پکارنا کیا ہے۔ یہ بات یاد رہے محض پکارنے سے شرک نہیں ہوتا ہاں جب کسی کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے مقابلے میں یا اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ شریک جان کر یا غیر خدا کو اِلٰہ اور معبود سمجھ کر پکارا جائے گا تو یہ شرک ہوگا۔ رہی بتوں کی بات تو اِسلام میں اِن کی گنجائش ہی نہیں بتوں کو محض بت سمجھ کر پکارنا بھی شرک ہے۔ یہ نہیں جن مترجمین اور مفسرین نے اِس آیتِ مبارکہ کی حقیقت کو جانا اور سمجھا ہے اور سیاق وسباق کو پیشِ نظر رکھا ہے اور اُنہوں نے غیر مبہم اور صحیح ترجمہ کیا ہے۔

اہل مکہ مکرمہ لکڑی اور پتھر کی مورتیوں کی عبادت کرتے تھے اور اُنہوں نے اُن کے نام عورتوں جیسے رکھے ہوئے تھے جیسے لات'

عزیٰ، منات، نائلہ اور اساف وغیرہ۔

اَیسے مترجمین اور مفسرین نے یَدْعُوْنَ کا ترجمہ یَعْبُدُوْنَ (یعنی پوجتے ہیں) کیا ہے۔

(1) مَا يَعْبُدُ اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَصْنَامًا بِلَا رُوْحٍ اللَّاتِ وَالْعُزّٰى وَمَنَاةَ مَّا يَعْبُدُوْنَ مُتَمَرِّدًا شَدِيْدًا (تفسیر ابن عباس ص 65) ''یعنی اہل مکہ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے سوا بے روح بتوں لات، عزیٰ اور منات کی عبادت کرتے تھے اور شیطان مردود کی عبادت کرتے ہیں''۔

(2) اَیْ مَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ عَزَّ وَجَلَّ ''جو اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ) کو چھوڑ کر کسی اور کی عبادت کرے''۔ (تفسیر ابو سعود جلد 1 ص 233)

(3) اَیْ مَا يَعْبُدُوْنَ (تفسیر مظہری جلد 2 ص 237)

(4) اَيِ الْمُشْرِكُوْنَ وَهُوَ بِمَعْنٰى يَعْبُدُوْنَ (تفسیر روح البیان جلد 1 ص 286)

(5) نمی پرستند از غیر حق مگر بتاں را ونمی پرستند مگر شیطان را کہ راندہ شدہ است۔ (شیخ سعدی شیرازی)

(6) مشرکان نمی پرستند بجز خدا مگر بتانے را کہ بنام دختراں مسمی کردہ اند ونمی پرستند مگر شیطان دُور رفتہ از حد۔ (شاہ ولی اللہ)

(7) یہ شرک والے اللہ سوا نہیں پوجتے مگر عورتوں کو اور نہیں پوجتے مگر سرکش شیطان کو۔ (امام احمد رضا خاں بریلوی)

یہ بات خوش آئند ہے کہ اِس آیتِ مبارک کا ترجمہ درج ذیل فرقہ پرست مترجمین نے بھی صحیح کیا ہے جو کئی اَیسے ہی دوسرے مقامات پر روایتی فرقہ واریت کا مظاہرہ کر گئے ہیں۔

(1) ''وہ اللہ کو چھوڑ کر دیویوں کو معبود بناتے ہیں''۔ (تفہیم القرآن جلد 1 ص 397)

(2) ''یہ لوگ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف چند زنانی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں اور صرف شیطانی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو کہ حکم سے باہر ہے''۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

(3) ''یہ جو خدا کے سوا پرستش کرتے ہیں تو عورتوں ہی کی اور پکار کرتے ہیں تو شیطان سرکش ہی کو''۔ (فتح محمد جالندھری دیوبندی)

تفسیر مواہب الرحمان جلد 2 ص 260 پر پکارنے اور پوجنے کو ایک معنیٰ دیا گیا ہے۔ چونکہ صاحب مواہب الرحمان سیّد امیر علی نے اپنی تفسیر میں قرآنی آیات کے تحت شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ لکھا ہے اِس لئے مجبوراً ویسا ہی لکھنا پڑھا مگر جب تفسیر کی تو لکھتے ہیں۔ ''یدعون پکارتے ہیں (ف) یعنی پرستش کرتے ہیں یہ مشرک لوگ یعنی اہل مکہ جو اُس وقت میں مشرک تھے۔ (جلد 2 ص 260)

مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے: ''اہل مکہ عبادت کے طور پر سوائے اللہ تبارک وتعالیٰ کے نہیں پکارتے تھے اناث کو (ف) عورت کو جن کا نام لات، عزیٰ ومنات ہے اس واسطے کہ یہ نام مؤنث ہیں اور جن لوگوں کا نام بتلاتے ہیں، وہ بھی عورتیں تھیں۔ اَیسا ہی ابی بن کعب وعائشہ وابوسلمہ اور عروہ ومجاہد وابو مالک وسدی سے مروی ہے اور بعض نے کہا کہ مشرکین اپنے جہل سے فرشتوں کو بنات اللہ تعالیٰ کہتے اور شکلیں بنا کر ملائکہ کی تصویر تصور کرتے ہیں۔ (رواہ ابن جریر عن الضحاک) بعض نے کہا کہ اناث ہر بے جان چیز مانند لکڑی وپتھر کے جس میں روح نہ ہو۔ (رواہ ابن حاکم عن ابن عباس، حسن بصری) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا ہر بت کے ساتھ ایک شیطانہ تھی۔ (راوہ ابن ابی حاتم) پس یہ لوگ اُسی شیطانہ کو پوجتے تھے، اِسی واسطے فرمایا: وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اور نہیں پوجتے مشرک لوگ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا مگر شیطانہ مرید کو (ف) جس نے اُن کو بت پرستی پر آمادہ کیا یہی شیطان کو پوجنے کی وجہ ہے کیونکہ بت پوجنے میں درحقیقت وہ شیطان کے حکم کی فرمانبرداری کرتے ہیں''۔ (تفسیر مواہب الرحمان جلد 2 ص 161 من وعن)

صاحبِ ''مواہب الرحمان'' نے جو تشریح کی ہے اُسے تفسیر ''دُرِ منثور'' سے نقل کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(الف) مَعَ كُلِّ صَنَمٍ جِنِّيَّةٌ (ہر بت کے ساتھ شیطانہ تھی)۔

(ب) كُلُّ شَيْءٍ مَيِّتٌ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ مَثَلُ الْخَشَبَةِ الْيَا لِبِسَتَّه مِثْلُ الْحِجْرِ يَابِسٌ (درمنثور جلد 2 ص 687، ابن کثیر جلد 1 ص 477)

(ج) (يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اِلَّا اِنَاثًا) قَالَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى وَمَنَاتُ كُلُّهَا مُؤَنَّثٌ (درمنثور جلد 2 ص 687)

(اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اِلَّا اِنَاثًا) قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: اِنَّ الْمَلَآئِكَةَ بَنَاتُ اللهِ وَاِنَّمَا نَعْبُدُهُمْ لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللهِ زُلْفٰى! قَالَ اتَّخَذُوْا اَرْبَابًا وَ صَوَّرُوْهُنَّ صُوَرَ الْجَوَارِيْ فَحَلُّوْا وَقَلَّدُوْا وَقَالُوْا هٰؤُلَآءِ يَشْبَهْنَ بَنَاتِ اللهِ الَّذِيْ نَعْبُدُهٗ يَعْنُوْنَ الْمَلَآئِكَةَ۔ (درمنثور جلد 2 ص 687)

''مشرک کہتے تھے فرشتے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی بیٹیاں ہیں۔ ہم انہیں صرف اِتنی بات کے لئے پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) کے پاس نزدیک کر دیں۔ اور اُن کی تصویریں عورتوں کی شکل میں قائم کرتے تھے پھر حکم کرتے تھے اور تقلید کرتے تھے اور کہتے تھے یہ صورتیں فرشتوں کی ہیں جو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی بیٹیاں ہیں''۔

بُرا ہو جہالت، تعصب اور فرقہ پرستی کا۔ عقلِ انسانی جب مخالفت برائے مخالفت سے اَندھی ہو جاتی ہے تو حقائق اور سچائیاں اُس کی نگاہ سے اوجھل ہو جاتی ہیں۔ تمام تفاسیر اِس بات کی وضاحت کر رہی ہیں کہ مشرکین اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد) کے فرشتوں کو اُس کی بیٹیاں سمجھتے تھے اور اپنے تصور میں اُنہوں نے لکڑی اور پتھر کے بت بنا کر اُنہیں عورتوں جیسے نام دے کر پوجنا شروع کر دیا اور پرستش کا مقصد بھی بیان کر دیا۔ لیکن اس دَور میں اَیسا مبہم اور غیر واضح اَنداز اِختیار کیا گیا ہے کہ کلمہ گو مسلمانوں کو مشرکینِ مکہ کے ساتھ ملا دیا گیا ہے اور اُمّتِ مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ مقامِ غور ہے جن مسلمانوں کو مشرک قرار دیا جائے کیا وہ فتوے لگانے والے کے ساتھ متحد ہو سکتے ہیں۔

مشرکین مکہ مکرمہ تو کہتے تھے ''ہم اِن بتوں کی عبادت اِس لئے کرتے ہیں تا کہ وہ ہمیں خدا کے قریب کر دیں''۔

کوئی صاحبِ ایمان کسی نبی علیہ السلام یا ولی رحمۃ اللہ علیہ کی پوجا تو نہیں کرتا مگر ظلم کی اِنتہا ''فوائد سلفیہ مسمی بہ اشرف الحواشی مرتبہ مولوی محمد عبدہ الفلاح'' میں زیر آیت ....مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللهِ زُلْفٰى .... (الزمر: 3) لکھا ہے۔ ''ہمارے زمانے میں بھی بہت سے لوگ اَیسے ہیں جو اپنے آپ کو موحد مسلمان کہتے ہیں مگر اَولیاء اللہ کو پکارتے ہیں اُن کی قبروں پر چڑھاوے چڑھاتے ہیں اور اُن کے نام کی نذر نیاز مانتے ہیں یا دُعا میں اُن کا بطورِ وسیلہ ذکر کرتے ہیں۔ اِن سب باتوں سے غرض اُن کی یہ ہوتی ہے کہ اِن بزرگوں کے ذریعہ اُنہیں خدا تک رسائی حاصل ہو اور وہ خدا سے اُن کی سفارش کر سکیں''۔

کہاں معبودانِ باطل اور کہاں بزرگانِ دین؟ یہ لوگ کیسی غلط اور خلافِ قرآنِ مجید وحدیث تفسیر کرتے ہیں کہ جن کی محبت ومعیت اور جن کی پیروی وسفارش کل قیامت کے دن کام آئے گی اُنہیں معبودانِ باطل کے ساتھ ملا دیا ہے۔

پیچھے آپ مودودی صاحب کا ترجمہ بھی پڑھ آئے ہیں۔ مودودی صاحب نے گو بحث کا ترجمہ درست کیا ہے مگر تفسیر کرتے ہوئے اَیسی بات کہہ دی جو صریحاً روحِ اِسلام کے خلاف ہے۔

ملاحظہ ہو:- ''شیطان کو اِس معنی میں تو کوئی معبود نہیں بناتا کہ اُس کے آگے مراسم پرستش اَدا کرتا ہو اور اُس کو اُلوہیت کا

درجہ دیتا ہو۔ البتہ اُسے معبود بنانے کی صورت یہ ہے کہ آدمی نفس کی باگیں شیطان کے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور جدھر جدھر وہ چلاتا ہے اُدھر چلتا ہے۔ گویا یہ اُس کا بندہ ہے وہ اُس کا خدا''۔ یہ عبارت لکھنے کے بعد اَیسی ٹھوکر کھائی کہ عظمتِ اِسلام اور مقصدِ اِسلام کو فراموش کر دیا۔ لکھتے ہیں:

''اِس سے معلوم ہوا کہ کسی کے اَحکام کی بے چون وچرا اِطاعت اور اَندھی پیروی کرنے کا نام ہی ''عبادت'' ہے اور جو شخص اِس طرح کی اِطاعت کرتا ہے وہ دراَصل اُس کی عبادت بجالاتا ہے''۔

شاید موصوف نے غور نہیں کیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے چون وچرا اور اَندھی پیروی کرتے تھے اور یہی بے چون وچرا اور اَندھی پیروی اِطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے لازمی جزو ہے اور اِسی پیروی سے کلمہ گو مقربِ بارگاہِ خداوندی بنتا ہے۔

اگر غور کیا جائے تو مودودی صاحب کے اپنے پیروکار اُن کی بے چون و چرا اِطاعت اور اَندھی پیروی کرتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ جو لوگ بے چون و چرا مودودی صاحب کی اِطاعت اور اَندھی پیروی کرتے ہیں (بقول اُن کے کیا وہ دراَصل اُن کی عبادت کرتے ہیں؟)

آیئے صراطِ مستقیم کی طرف اور غور وفکر سے مطالعہ کریں کہ زیر بحث آیتِ مبارک میں مشرکینِ مکہ کی حماقت اور سفاہت کا بیان ہو رہا ہے کہ وہ اگر خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں تو کس کو؟ اُن لکڑی اور پتھر کے بنے ہوئے بتوں کو۔ اُن کے معبودوں کو اناث (عورتیں) کہا گیا ہے۔ اُس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اُن کے بیشتر معبودوں کے نام عورتوں کے سے تھے۔ لات، منات، عزیٰ، نائلہ وغیرہ۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ ہر قبیلہ جس بت کی پرستش کیا کرتا تھا اُسے انثی بت فلاں کہا جاتا تھا۔ 5

تیسری وجہ یہ ہے کہ چونکہ وہ بے جان مورتیاں تھیں اِس لئے اِنہیں اِناث سے تعبیر کیا گیا کیونکہ مؤنث ہی اِنفعال پذیر ہوا کرتی ہے۔ یعنی دوسرے کا اثر قبول کرتی ہے اور کسی میں اَثر نہیں کرتی۔ اِسی طرح یہ لکڑی اور پتھر وغیرہ بھی مؤنث کی طرح صرف منفعل ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں، فاعل نہیں ہوتے۔ اِس لئے اِنہیں اِناث کہا گیا ہے۔ (بیضاوی بحوالہ ضیا القرآن جلد 1 ص 393)

یہاں ''یَدْعُوْنَ'' کا فاعل کفار و مشرکین عرب ہیں۔ دُوْنِہٖ کی ضمیر اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی طرف ہے۔ دُوْنَ بمعنی سواء کے ہے یا بمعنی مقابل کے۔ کیونکہ ربّ کائنات خالقِ اَرض وسما خدائے وحدہٗ لاشریک کے سوا جس کی عبادت کی جائے اُسے اللہ تبارک وتعالیٰ کے مقابل مان لیا جاتا ہے۔ مشرکینِ عرب فرشتوں کو خدا کی لڑکیاں سمجھ کر پوجتے تھے اور جو بت مردوں کے نام کے تھے جیسے ہبل، وَدّ، صواع ذالخلصہ اُنہیں بھی عورتوں کی طرح زیوروں سے آراستہ کرتے تھے۔ نیز وہ پتھروں، چاند، سورج، ستاروں کو عورت سمجھ کو پوجتے تھے۔ نیز بے جان، بے عقل چیزوں کو بھی عربی مثل عورت کے مانا جاتا ہے اِسی لئے اُن کی طرف ضمیر مؤنث لوٹتی ہے۔ اَب بھی ہندو رام چندر کرشن کو زیور پہناتے ہیں۔ کالی دیوی کو عورت مانتے ہیں، زمینِ ہند کو بھارت ماتا کہتے ہیں۔

لہٰذا یہ آیتِ کریمہ برحق ہے کہ یہ بے عقل مرد ہو کر عورتوں کی پوجا کرتے ہیں۔ کوئی مسلمان کسی نبی علیہ السلام اور اَولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم میں سے کسی کو بھی اِلٰہ، معبود یا اللہ تبارک وتعالیٰ کا شریک نہیں مانتا بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے رسولوں علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کو اُس کے مقرب اور پیارے محبوب بندے مانتا ہے۔ اِس لئے کہ یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کے مقرب اور برگزیدہ محبوب بندے ہی ہیں جن کی پیروی اور اِطاعت بلکہ اُن سے سچی محبت جزوِ اِیمان ہے۔ اُن پر بتوں والی آیات کا اِطلاق تحریفِ قرآن وظلم عظیم اور کفر ہے۔

5 تفسیر النسفی جلد 1 ص 251، تفسیر قرطبی جلد 3 جز 5 ص 387، ابن جریر جلد 3 جز 5 ص 166، کشاف جلد 1 ص 584، تفسیر کبیر جز 11 ص 46۔

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

منیر احمد یوسفی

الیکٹرانک میڈیا پیپر

naginatv

تصنیفات اور ماہنامہ سیدھا راستہ میگزین کے لئے

http://www.seedharastah.com

پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ کرنے کے ساتھ

Facebook

www.fb.com/nagina.tv

سوالات و جوابات کے لئے

info@seedharastah.com

+92-300-4274936,0321-8868693

Video بیانات کے لئے

www.nagina.tv | naginatv | YouTube naginatv

Live Programme کا شیڈول

ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار ماہانہ تعلیمی و تربیتی اجتماع کو صبح 11 تا بعد از نماز ظہر

ہفتہ وار تعلیمی و تربیتی اجتماع کو ہر ہفتہ بعد از نماز عشاء۔ روزانہ بعد از نماز فجر تفسیر قرآن مجید۔

علاوہ ازیں لگا ہے بگاہے دیگر نمازوں اور مواقع پر بھی۔ Facebook www.nagina.tv

WhatsApp No:

مختلف عنوانات کی ویڈیوز اور آڈیو بیانات حاصل کرنے کیلئے اس نمبر +92344-4501541 پر السلام علیکم لکھ کر WhatsApp یا Sms فرمائیں۔

آڈیو اور ویڈیو سی ڈیز اور میموری کارڈ MP3 اور MP4

مختلف عنوانات کی ویڈیو و آڈیو بیانات اور محفلوں کی سی ڈیز میموری کارڈ اور یو ایس بی ہمارے ہیڈ آفس سے حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ: تمام قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اس کاوش میں مزید بہتری کے لئے ہمیں اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔

نگینہ کتب خانہ متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق 480 بلاک C-1 گجر پورہ (چاند پیم) لاہور

دعاؤں کے طالب بشیر احمد یوسفی 0313-3333777 محمد اعظم طاہر یوسفی 0344-4501541